بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 74

شمارہ 4

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadr.in

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

● 22 رجب 1446 ہجری قمری ● 23 صلح 1404 ہجری شمسی ● 23 جنوری 2025ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ وَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ

(سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اَے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور اُن کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 جنوری 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، فعال درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 129 ویں جلسہ سالانہ کا، کامیاب وبابرکت انعقاد

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی
اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج
جس کا نام محمد مصطفےٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی

(ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے کہ مَیں ہی وہ مسیح موعود ہوں اور مہدی معہود ہوں
جس کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور اب کوئی مسیح آسمان سے نہیں آئے گا، کوئی مہدی نہیں آئے گا

وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کی نشانی کے طور پر بتائی تھیں، آپؑ نے دنیا کو دعوت دی اور خاص طور پر مسلمانوں کو دعوت دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو دیکھو، غور کرو اور سمجھو کہ اسی میں سعادت ہے، اسی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی تعمیل ہے

اللہ تعالیٰ مسلمان امت کو عقل اور شعور دے اور وہ بلاوجہ کی مخالفت سے باز آئیں، سوچیں کہ کیا اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا نہیں کہ تم نے بغیر تحقیق کے مخالفت کی کیونکہ اکثر صرف بغیر تحقیق کئے مولوی کے کہنے پر مخالفت کرتے ہیں، کچھ تو غور کرو، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے

اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے وہ کوشش کریں جنکا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے اور جو اسکا حق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار رہیں، اللہ تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم کرنے کیلئے ہر قربانی کیلئے ہر وقت تیار رہیں اور اُسوقت تک چین سے نہ بیٹھیں جبتک اس مقصد کو حاصل نہ کرلیں، جسکو پورا کرنے کیلئے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں

اللہ تعالیٰ قادیان میں جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور حقیقی طور پر اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کا اظہار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور وہ سب برکات لے کر جلسے سے جائیں جن برکات کے لینے کے لیے اس جلسے میں شامل ہوئے ہیں

mta انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسلام آباد یوکے سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

★ 129 واں جلسہ سالانہ قادیان 27، 28، 29 دسمبر 2024 کی تاریخوں میں منعقد ہوکر بخیروخوبی اختتام پذیر ★ تینوں دن جلسہ کے پروگراموں کی لائیو اسٹریمنگ، اور اسکے ذریعہ اندرون وبیرون ملک جلسہ سے استفادہ ★ لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ ترسیٹھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ افراد نے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی ★ سولہ ہزار سے زائد عشاق احمدیت کی جلسہ میں شمولیت ★ 42 ممالک سے مختلف اقوام کے احباب ومستورات کی نمائندگی ★ mta انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب ★ اختتامی خطاب میں اسلام آباد یوکے میں احباب جماعت کا اجتماع ★ بعض افریقین ممالک کے جلسے اور اختتامی خطاب میں انکی شمولیت ★ نماز تہجد ★ درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ★ علماء کرام کی پُرمغز تقاریر ★ 9 زبانوں میں پروگراموں کا رواں ترجمہ ★ احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائشوں کا انعقاد ★ نکاحوں کے اعلانات ★ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی کوریج ★ پرسکون وخوشگوار ماحول میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل ☆

(قسط سوم)

مورخہ 29 دسمبر 2024 بروز اتوار

تیسرا دن پہلا اجلاس

محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت قادیان نے ٹھیک دس بجے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔ تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ وقاص رشی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی اور ترجمہ مکرم مولانا طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پیش کیا۔ مکرم ثاقب محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے سیدنا

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ’’مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت‘‘ پڑھا۔

اجلاس کی پہلی تقریر ’’ختم نبوت کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا اسلامی عقیدہ‘‘ کے عنوان پر خاکسار نے کی۔ تقریر کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ غیر احمدیوں کی طرف سے احمدیوں پر بے شمار الزامات لگائے جاتے ہیں۔ ایک اُن میں سے بہت ہی تکلیف دہ اور بے بنیاد الزام یہ ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین نہیں مانتی۔ یہ ایک ایسا جھوٹا اور بے بنیاد الزام ہے جو ہمیں بہت ہی دُکھ اور تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔ فرمایا: سب سے پہلے مَیں خاتم النّبیین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حلفیہ بیان پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں :

مجھے خدا کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ ......
مَیں ایمان رکھتا ہوں اِس بات پر کہ ہمارے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ تمام رسولوں سے افضل اور خاتم النّبیین ہیں۔

(حمامۃ البشریٰ اُردو ترجمہ صفحہ 36)

ایک اَور مقام پر آپؑ فرماتے ہیں :

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النّبیین نہیں مانتے، یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوتِ یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں، اُس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے، اور اُن کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اُس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے، سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ اُنہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اُس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اُس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا؟ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اِس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کرسکتا بجز ان لوگوں کے جو اِس چشمہ سے سیراب ہوں۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 227 مطبوعہ قادیان 2003)

فرمایا: پس جس یقین اور بصیرت کے ساتھ مسیح موعود اور آپؑ کی جماعت آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین مانتی ہے اُس کا لاکھواں حصہ بھی اپنے آپ کو ختم نبوت کا محافظ کہنے والے نہیں مانتے۔

مقرر موصوف نے قرآن کریم کی آیات اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے بتایا کہ امتی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے۔ اور اس سلسلہ میں علماء امت کے حوالے پیش کئے۔ نیز ختم نبوت کی حقیقت اور آنحضرت ﷺ کے عظیم الشان مقام و مرتبہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے۔ نیز بتایا کہ خاتم النّبیین کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ آخری شرعی نبی ہیں اور یہ کہ آپؐ پر نبوت کے کمالات ختم ہوگئے۔ نیز بتایا کہ خاتم النّبیین کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی امتی نبی بھی نہیں آسکتا۔ مقرر موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل ارشاد پیش کرکے اپنی تقریر ختم کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

دُنیا کی مثالوں میں سے ہم ختم نبوت کی مثال اس طرح پر دے سکتے ہیں کہ جیسے چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے اور چودھویں تاریخ پر آ کر اُس کا کمال ہوجاتا ہے جبکہ اُسے بدر کہا جاتا ہے، اسی طرح پر آنحضرت ﷺ پر آ کر کمالاتِ نبوت ختم ہوگئے۔ جو لوگ یہ مذہب رکھتے ہیں کہ نبوت زبردستی ختم ہوگئی اور آنحضرت ﷺ کو یونسؑ بن متّیٰ پر بھی ترجیح نہیں دینی چاہیے، اُنہوں نے اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں اور آنحضرت ﷺ کے فضائل اور کمالات کا کوئی علم ہی اُن کو نہیں ہے۔ باوجود اس کمزوری فہم اور کمیٔ علم کے ہم کو کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں۔ میں ایسے مریضوں کو کیا کہوں اور اُن پر کیا افسوس کروں۔ اگر اُن کی یہ حالت نہ ہوگئی ہوتی اور وہ حقیقت اسلام سے بکلی دور نہ جا پڑے ہوتے، تو پھر میرے آنے کی ضرورت کیا تھی؟ اِن لوگو کی ایمانی حالتیں بہت کمزور ہوگئی ہیں اور وہ اسلام کے مفہوم اور مقصد سے محض ناواقف ہیں، ورنہ کوئی وجہ نہیں ہوسکتی تھی کہ وہ اہل حق سے عداوت کرتے جس کا نتیجہ کافر بنا دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 228، مطبوعہ قادیان 2003)

اِس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی شیخ فاتح الدین صاحب شاہد نائب امیر و ایڈیشنل مبلغ دہلی و داعی خصوصی ضلع دہلی نے بعنوان ’’دعوت الی اللہ کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کا جذبہ حضور انور کی نصائح اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں‘‘ کی۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تبلیغ اسلام کے لئے جو جوش موجزن تھا اور جو تڑپ آپ کو تھی اس کے متعلق مقرر موصوف نے فرمایا کہ 1885ء میں حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی سفر حج پر جانے لگے تو آپ علیہ السلام نے یہ دعا لکھ کر دی کہ یہ دعا خاص طور پر خانہ کعبہ اور میدان عرفات میں ضرور کریں۔

’’اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اُس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اِس عاجز کے ہاتھ سے حجّت اسلام مخالفین پر اور اُن سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر‘‘

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 265)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’مَیں اُس مولیٰ کریم کا اِس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اُس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں......اور چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی اِسی خدمت میں صرف ہو اور درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 35)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

’’ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اُس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کرکے تبلیغ کریں اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کردیں خواہ مارے ہی جاویں۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219۔ ایڈیشن 2003ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’تکمیل اشاعت ہدایت کا کام اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ ہدایت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کُل انسانیت کے لئے لائے تھے اور جس کے پھیلانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے چین تھے اس کی تکمیل کا یہ زمانہ ہے جب سب ذرائع میسر ہیں۔ جس طرح یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا تھا اسی طرح اب یہ کام آپؑ کے ماننے والوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ ان کے سپرد ہے جو یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 ر نومبر 2016ء)

اِس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند نے بعنوان ’’سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام عشق رسول اللہ کے آئینہ میں‘‘ کی۔ تشہد تعوذ کے بعد محترم مقرر نے سورہ آل عمران آیت 32 کی تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے: ’’تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔‘‘

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 381 تا 382 حاشیہ)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا و کشوف میں حتیٰ کے عین بیداری کی حالت میں اپنے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس نبی پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

(سورۃ الاحزاب آیت 56)

اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والے وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’ایک رات اس عاجز نے اس کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہوگیا۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل میں نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں (فرشتے) لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھی۔

(روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 598 براہین احمدیہ حصہ چہارم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عملی نمونے بھی دنیا کے سامنے پیش کئے۔ حضرت چوہدری غلام محمد صاحبؓ کی روایت ہے کہ جب میں قادیان آیا تو حضرت صاحب نے سبز پگڑی باندھی ہوئی تھی مجھے یہ دیکھ کر گراں گزرا کہ مسیح موعود علیہ السلام کو سبز پگڑی سے کیا کام پھر میں نے مقدومہ ابن خلاون میں پڑھا کہ آنحضرت ﷺ سبز لباس میں ہوتے تھے تو آپؐ کو وحی زیادہ ہوتی تھی۔

(سیرت المہدی روایت نمبر 121)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آل محمدؐ اور کوچہ محمدؐ سے بھی بے پایاں محبت تھی۔ آپ فرماتے ہیں:

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچہ آل محمدؐ است

میری جان اور میرا دل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمد کے کوچہ پر قربان۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 645)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کردیئے جائیں اور میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کردیا جاؤں......میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرمؐ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 15 عربی حصہ کا اردو ترجمہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمدؐ ......سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اسکے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو کہ آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا درج ذیل ارشاد پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی۔

آج ہر احمدی کی ذمہ داری ہے بہت بڑی ذمہ داری ہے جس نے اس زمانہ کے امام کو پہچانا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جذبہ سے بہت

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’اے ابنِ عوف! اس جھنڈے کو لے لو اور پھر تم سب خدا کے رستہ میں جہاد کے لیے نکل جاؤ اور کفار کے ساتھ لڑو مگر دیکھنا کوئی بد دیانتی نہ کرنا اور نہ کوئی عہد شکنی کرنا اور نہ دشمن کے مُردوں کے جسموں کو بگاڑنا اور نہ بچوں کو قتل کرنا۔ یہ خدا کا حکم ہے اور اس کے نبی کی سنت۔‘‘

اس روایت میں غالباً راوی نے سہواً عورتوں کا ذکر چھوڑ دیا ہے ورنہ دوسری جگہ صراحت آتی ہے کہ آپؐ جب کوئی دستہ روانہ فرماتے تھے تو یہ بھی تاکید فرماتے تھے کہ عورتوں کو قتل نہ کرنا اور نہ بوڑھے پیر فرتوت لوگوں کو قتل کرنا اور نہ ایسے لوگوں کو قتل کرنا جن کی زندگی مذہبی خدمت کے لیے وقف ہو

سریۂ زید بن حارثہؓ، سریۂ وادی القریٰ، سریہ عبدالرحمٰن بن عوف، سریہ علی ابن طالبؓ اور سریہ حضرت ابوبکرؓ کے اسباب اور حالات وواقعات کا بیان

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق تقسیم ملک کے وقت تین سو تیرہ درویش قادیان میں مقیم رہے۔

مکرم طیّب علی صاحب بنگالی ان درویشان میں سے آخری تھے جن کی وفات ہوگئی۔ اب قادیان میں مزید کوئی درویش نہیں رہا۔

اور قادیان کا یہ پہلا جلسہ ہے جو کسی بھی درویش کے بغیر ہو رہا ہے، آج سے شروع ہے۔

اب قادیان میں رہنے والی نئی نسل کا کام ہے کہ اپنے ان قربانی کرنے والے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے وفا اور اخلاص سے قادیان میں اپنی زندگیاں گزارے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی دے

مکرم طیّب علی صاحب بنگالی درویش قادیان، مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان اور مکرم اَک مرات خاکیئیف صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ ترکمانستان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27/دسمبر 2024ء بمطابق 27/فتح 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج بھی بعض سرایا کا ذکر کروں گا۔ تاریخ میں ایک سریہ کا ذکر ملتا ہے جو سریہ زید بن حارثہؓ کہلاتا ہے۔ یہ سریہ جُمَادَی الآخِرَة چھ ہجری کو بنو جُذام کی جانب حِسْمٰی میں ہوا۔ حِسْمٰی بنو جُذام کا ایک شہر تھا اور مدینہ سے آٹھ راتوں کی مسافت پر واقع تھا۔ اس زمانے کے سفر کے ذریعہ سے اس لحاظ سے سفر کافی لمبا تھا۔ علامہ ابن قیّم نے زاد المعاد میں کہا ہے کہ یہ سریہ بلاشبہ صلح حدیبیہ کے بعد کا ہے یعنی سات ہجری کا ہے۔

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 681)

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 06 صفحہ 89 دار الکتب العلمیة بیروت) (فرہنگ سیرت صفحہ 102 زوار اکیڈمی کراچی)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی مختلف تاریخ کی کتابوں سے لے کر اس پر تبصرہ کیا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’اس سریہ کی تاریخ کے متعلق ایک اِشکال ہے جس کا ذکر ضروری ہے۔ ابن سعد اور اس کی اتباع میں دیگر اہل سِیَر‘‘ سیرت کے لکھنے والے’’ نے اس سریہ کی تاریخ جمادی الآخرة چھ ہجری لکھی ہے اور اسی کو صحیح قرار دیا گیا ہے مگر علامہ ابن قیم نے زاد المعاد میں تصریح کی ہے کہ یہ سریہ سات ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد ہوا تھا۔ اور غالباً ابن قیم کے قول کی بنیاد یہ ہے کہ اس سریہ کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ دِحْیَہ کَلْبِی قیصر سے مل کر مدینہ کو واپس آ رہے تھے کہ انہیں راستہ میں بنوجذام نے لوٹ لیا اور یہ مسلّم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دِحْیَہ کو قیصر کی طرف خط دے کر صلح حدیبیہ کے بعد بھجوایا تھا۔ اس لیے یہ واقعہ کسی صورت میں حدیبیہ سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ یہ دلیل اپنی ذات میں بالکل صاف اور واضح ہے اور اس کی روشنی میں ابن سعد کی روایت یقیناً قابل ردّ قرار پاتی ہے مگر‘‘ آپؓ لکھتے ہیں کہ ’’خاکسار کی رائے میں ایک توجیہ ایسی ہے جسے علامہ ابن قیم نے نظر انداز کر دیا ہے اور وہ یہ کہ ممکن ہے کہ قیصر کی ملاقات کے لیے دحیہ شام میں دو دفعہ گئے ہوں۔ یعنی پہلی دفعہ وہ صلح حدیبیہ سے قبل از خود تجارتی غرض کے لیے گئے ہوں اور قیصر سے بھی ملے ہوں اور دوسری دفعہ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لے کر گئے ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قیصر کی طرف پیغامبر بننے کے لیے اسی غرض سے چنا ہو کہ وہ پہلے قیصر سے مل چکے ہیں۔ اس توجیہہ کی تائید اس طرح بھی ہوتی ہے کہ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ اس سفر میں دِحْیَہ کے پاس تجارتی سامان تھا اور صلح حدیبیہ کے بعد والے سفر میں بظاہر تجارتی سامان کا تعلق نظر نہیں آتا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دحیہ کا یہ سفر محض تجارتی غرض سے ہو اور ابن سعد کے راوی نے اس کے دوسرے سفر کے ساتھ اس سفر کو خلط کر کے قیصر کی ملاقات اور خلعت کے ذکر کو قیاساً شامل کر لیا ہو۔ واللہ اعلم‘‘ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 682)

سَرِیّے کے حالات وواقعات کے بارے میں مزید تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ رِفَاعَہ بن زید جُذَامِی اپنی قوم کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لے کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے۔ ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اسی عرصہ میں حضرت دِحْیَہ بن خَلِیفہ کَلْبِی قیصر شاہِ روم کے پاس سے واپس آ رہے تھے۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصرِ روم کی طرف بھیجا تھا۔ قیصر نے آپؓ کو تحائف دیئے اور پوشاک پہنائی۔ آپؓ کو ھُنَید بن عُوص اور اس کا بیٹا عُوص بن ھُنَید رستے میں ملے۔ ابنِ سعد کے نزدیک ھُنَید بن عَارِض اور اس کا بیٹا عارض بن ھُنید صُلَیْعِی ملے اور صُلَیع قبیلہ جُذام کی ایک شاخ ہے۔ ان دونوں نے حملہ کر کے ہر چیز حضرت دحیہ سے چھین لی اور آپؓ کے پاس ایک پرانے کپڑے کے سوا کچھ بھی نہ چھوڑا۔ یہ بات بنو ضُبَیْب کو پہنچی جو رِفاعہ بن زید کا قبیلہ تھا۔ یہ قبیلہ اسلام لا چکا تھا۔ اس قبیلے کے لوگ ھُنَید اور اس کے بیٹے کی طرف نکلے۔ انہوں نے ان دونوں کے ساتھ لڑائی کی اور حضرت دِحیہ کا مال چھڑا لیا۔ حضرت دِحیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے واقعہ کی خبر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ھُنَید اور اس کے بیٹے سے انتقام لینے کے لیے درخواست کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہؓ کو پانچ سو آدمی دے کر بھیجا اور حضرت دحیہ کو بھی لشکر کے ساتھ واپس بھیج دیا۔ حضرت زیدؓ رات کو چلتے اور دن کو چھپ جاتے اور ان کے ساتھ بَنُو عُذْرَہ کا ایک رہبر بھی تھا۔ ادھر بنو جُذَام کے کچھ قبائل اکٹھے ہو گئے۔ ان میں سے غَطَفَان قبیلہ سارا تھا۔ قبیلہ وَائِل اور کچھ سَلَامَان سے اور سعد بن ھُذَیم تھے۔ جس وقت رِفَاعَہ بن زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لے کر اپنی قوم کے پاس آئے تو اس وقت وہ لوگ حَرَّةُ الرَّجْلَا میں تھے۔ حرّة الرَّجْلَا جذام کے علاقے میں سیاہ پتھریلی زمین تھی اور رِفاعہ کُرَاع رَبَّہ مقام میں تھے۔ کُرَاع رَبّہ کے بارے میں لکھا ہے کہ بنوجذام کے علاقے میں ایک جگہ تھی۔ رِفاعہ کو اس واقعہ کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔ بنو عُذْرَہ کے رہبر نے حضرت زید بن حارثہؓ اور آپ کے ساتھیوں کو صبح کے وقت ھُنَید اور اس کے بیٹے اور ان لوگوں کی رہائش گاہوں پر اچانک پہنچا دیا۔ صحابہؓ نے ان لوگوں پر حملہ کر کے ان کو قتل کیا اور خوب خونریزی ہوئی اور ھُنَید اور اس کے بیٹے کو قتل کر دیا۔ ان کے جانوروں اور اونٹوں اور عورتوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ ایک ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بکریاں تھیں۔ عورتوں اور بچوں میں سے سو قیدی بنائے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 88 دار الکتب العلمیة بیروت) (فرہنگ سیرت صفحہ 243، 101 زوار اکیڈمی کراچی)

اس حملے کے بعد قبیلہ جُذَام کی شاخ بنوضُبَیب کے مدینہ آنے کا ذکر ملتا ہے۔ ’’ابھی زید مدینہ میں پہنچے نہیں تھے کہ قبیلہ بنوضُبیب کے لوگوں کو جو قبیلہ بنوجذام کی شاخ تھے زید کی اس مہم کی خبر پہنچ گئی اور وہ اپنے رئیس رِفاعہ بن زید کی معیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور ہماری بقیہ قوم کے لیے امن کی تحریر ہو چکی ہے۔‘‘ جو نہیں مسلمان ہوئے ان کے لیے بھی امن کی تحریر ہو چکی ہے جبکہ

آپ کا جو بھیجا ہوا لشکر تھا اس نے حملہ کر کے ان میں سے بعضوں کو قتل کر دیا، کچھ کو قیدی بنا لیا، غنیمت حاصل کر لی اور ہم تو مسلمان ہو چکے ہیں اور ان کے بارے میں بھی امن کی تحریر ہے۔ ’’تو پھر ہمارے قبیلہ کو اس حملہ میں کیوں شامل کیا گیا ہے؟‘‘ ہم پر کیوں حملہ کیا؟‘‘ آپؐ نے فرمایا ہاں یہ درست ہے۔‘‘ آپؐ نے کوئی دلیل نہیں دی۔ آپ نے فرمایا تم ٹھیک کہہ رہے ہو‘‘ مگر زید کو اس کا علم نہیں تھا اور پھر جو لوگ اس موقع پر مارے گئے تھے ان کے متعلق آپؐ نے بار بار افسوس کا اظہار کیا۔ اس پر رِفاعہ کے ساتھی ابوزید نے کہا یا رسول اللہ! جو لوگ مارے گئے ہیں ان کے متعلق ہمارا کوئی مطالبہ نہیں۔ یہ غلط فہمی کا حادثہ ہو گیا مگر جو لوگ زندہ ہیں اور جو ساز و سامان زید نے ہمارے قبیلہ سے پکڑا ہے وہ ہمیں واپس مل جانا چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں یہ بالکل درست ہے‘‘ اور وہ جو ہزاروں بھیڑیں اونٹ اور سامان وغیرہ تھا سو قیدی بھی تھے‘‘ آپؐ نے فوراً حضرت علی کو زید کی طرف روانہ فرمایا اور بطور نشانی کے انہیں اپنی تلوار عنایت فرمائی اور زید کو کہلا بھیجا کہ اس قبیلہ کے جو قیدی اور اموال پکڑے گئے ہیں وہ چھوڑ دیئے جائیں۔ زید نے یہ حکم پاتے ہی فوراً سارے قیدیوں کو چھوڑ دیا اور غنیمت کا مال بھی واپس لوٹا دیا۔‘‘ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 681-682) بے شمار مال تھا۔

یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مال غنیمت اکٹھا کرنے کے لیے حملے کرتے تھے۔ یہ ایسی مثال ہے جس سے اس معیار کا پتا لگتا ہے جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ آجکل تو مسلمان بھی دشمنی میں ایک دوسرے کو قتل کرتے رہتے ہیں کجا یہ کہ صرف معاہدے والے لوگوں سے اتنا حسن سلوک ہو رہا ہے۔

پھر زید بن حارثہؓ کے ایک اور سریہ کا بھی ذکر ملتا ہے۔ یہ سریہ وادی القریٰ میں رجب چھ ہجری میں ہوا۔ (شرح زرقانی جلد 3 صفحہ 133 دار الکتب العلمیۃ بیروت) سریہ حِسمیٰ کے قریباً ایک ماہ بعد یہ ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر زید بن حَارِثہ کو وادی القریٰ کی طرف روانہ فرمایا۔

وَادِی الْقُرٰی کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ مدینہ کے شمال میں شام کی طرف تقریباً تین سو پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ (معجم المعالم الجغرافیہ فی السیرۃ النبویہ صفحہ 250۔ دار مکۃ للنشر والتوزیع 1982ء) ایک روایت میں ہے کہ اس جگہ قبیلہ مَذْحِج اور قُضَاعَہ کے لوگ جمع تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قبیلہ مُضَر کے کچھ خاندان وہاں جمع تھے مگر لڑائی کی نوبت نہیں آئی۔ (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 93 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

لیکن ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ وَادِی الْقُرٰی میں بنوفَزَارَہ سے صحابہؓ کا مقابلہ ہوا اور کئی صحابہؓ شہید ہوئے اور زید بھی شدید زخمی ہوئے۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 875 دار الکتب العلمیۃ بیروت) مگر خدا تعالیٰ نے انہیں بچا لیا اور سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اسی کو بیان فرمایا ہے کہ یہ مقابلہ ہوا تھا۔

پھر سریہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا ذکر ملتا ہے۔ یہ سریہ شعبان چھ ہجری کو دُوْمَۃُ الْجَنْدَل کی جانب ہوا۔ دومۃ الجندل مدینہ کے شمال میں شامی سرحد کے قریب ترین مقام، مدینہ سے تقریباً 450 کلومیٹر کے فاصلہ پر تھا۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 7 صفحہ 249)

ابن اسحاق اور محمد بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطابؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو بلایا اور فرمایا کہ تم تیاری کر لو میں تمہیں آج یا کل ان شاء اللہ تعالیٰ ایک سریہ میں بھیجنے والا ہوں۔ (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 93 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس کی تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں لکھی ہے کہ ’’اس سریہ کی تیاری اور روانگی کے متعلق ابن اسحاق نے عبداللہ ابن عمر سے یہ دلچسپ روایت نقل کی ہے کہ ایک دفعہ جب ہم چند لوگ جن میں حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی شامل تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ ایک انصاری نوجوان نے حاضر ہو کر آپؐ سے دریافت کیا کہ ’’یا رسول اللہ! مومنوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟‘‘ آپؐ نے فرمایا۔ ’’وہ جو اخلاق میں سب سے افضل ہے۔‘‘ ’’مومن کی یہ نشانی ہے۔ اخلاق اعلیٰ ہیں وہ افضل ہے۔

اسی ضمن میں عام باتیں بھی ہو رہی ہوتی تھیں۔ گو سریوں کا ذکر ہے، جنگوں کا ذکر ہے لیکن بعض نصائح بھی اس دوران ہوتی رہی ہیں جو ہمارے لیے بھی بڑی ضروری ہیں۔ آپؐ نے فرمایا افضل وہ ہے جو اخلاق میں سب سے افضل ہے۔ اس نے کہا ’’اور یا رسول اللہ! سب سے زیادہ متقی کون ہے؟‘‘ آپؐ نے فرمایا ’’وہ جو موت کو زیادہ یاد رکھتا اور اس کے لیے وقت سے پہلے تیاری کرتا ہے۔‘‘ تیاری کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اس کا حق ادا کیا جائے اور اس کے حکموں پر عمل کیا جائے۔ یہ ہے موت کی تیاری۔ ’’اس پر وہ انصاری نوجوان خاموش ہو گیا اور آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ’’فرمایا اے مہاجرین کے گروہ۔‘‘ پھر آپؐ نے کچھ نصیحت فرمائی کہ

’’پانچ بدیاں ایسی ہیں جن کے متعلق میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اور وہ کبھی میری امت میں پیدا ہوں‘‘ یہ پناہ مانگتا ہوں کہ وہ کبھی پیدا نہ ہوں۔ ’’کیونکہ وہ جس قوم میں رونما ہوتی ہیں اسے تباہ کر کے چھوڑتی ہیں۔

اول یہ کہ کبھی کسی قوم میں فحشاء اور بدکاری نہیں پھیلی اس حد تک کہ وہ اسے برملا کرنے لگ جائیں کہ اس کے نتیجہ میں ایسی بیماریاں اور وبائیں نہ ظاہر ہونی شروع ہو گئی ہوں جو اُن سے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں۔‘‘

ارشاد باری تعالیٰ

اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۃ البقرہ:279)

اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

طالب دعا : بی۔ ایم۔ خلیل احمد ولد مکرم بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

یہ تو ہم آجکل دنیا میں عام دیکھتے ہیں۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ مسلمانوں کو خاص طور پر اس پر غور کرنا چاہیے۔

’’دوم کبھی کسی قوم میں تول اور ناپ میں بددیانتی کرنے کی بدی نہیں پیدا ہوئی کہ اس کے نتیجہ میں اس قوم پر قحط اور محنت اور شدت اور حاکمِ وقت کے ظلم و ستم کی مصیبت نازل نہ ہوئی ہو۔‘‘

اس پر بھی بہت غور کی ضرورت ہے۔ یہ بددیانتی تو مسلمانوں میں بھی بہت زیادہ پیدا ہو چکی ہے۔ کاش کہ اس کو سمجھیں اور احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

’’سوم کبھی کسی قوم نے زکوٰۃ اور صدقات کی ادائیگی میں سستی اور غفلت نہیں اختیار کی کہ اس کے نتیجہ میں ان پر بارشوں کی کمی نہ ہو گئی ہو۔ حتیٰ کہ اگر خدا کو اپنے پیدا کردہ جانوروں اور مویشیوں کا خیال نہ ہو تو ایسی قوم پر بارشوں کا سلسلہ بالکل ہی بند ہو جائے۔‘‘

یہ بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب کی نشانی ہے اس سے بھی پناہ مانگنی چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پناہ مانگو۔ میں بھی مانگتا ہوں۔

’’چہارم کبھی کسی قوم نے خدا اور اس کے رسول کے عہد کو نہیں توڑا کہ ان پر کوئی غیر قوم ان کے دشمنوں میں سے مسلّط نہ کر دی گئی ہو جو ان کے حقوق کو غصب کرنے لگ جائے۔‘‘

یہ بھی آجکل جو مسلمانوں کی حالت ہے اس سے ظاہر ہے کہ یہ اپنے عہد کو توڑنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ان کو سمجھ دے۔

’’پنجم کبھی کسی قوم کے علماء اور ائمہ نے خلافِ شریعت فتوے دے دے کر شریعت کو اپنے مطلب کے مطابق نہیں بگاڑنا چاہا کہ ان کے درمیان اندرونی لڑائی اور جھگڑوں کا سلسلہ شروع نہ ہو گیا ہو۔‘‘

یہ بھی مسلمانوں میں اب فرقہ بندی میں عام نظر آتا ہے۔ جن چیزوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی تھی وہی ہمیں آجکل مسلمانوں میں نظر آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ زرّیں تقریر قوموں کی ترقی و تنزل کے اسباب پر بہترین تبصرہ ہے اور اگر مسلمان چاہیں تو ان کے لیے موجودہ زمانہ میں بھی یہ ایک بہترین سبق ہے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 713-714)

کاش کہ مسلمان اس پر غور کریں!

سریہ کے حالات و واقعات کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو حکم دیا کہ رات کو دُومۃ الجندل کی طرف روانہ ہوں۔ آپ کے لشکر کا پڑاؤ جُرُف مقام پر تھا اور وہ سات سو افراد تھے۔ جُرُف کے بارے میں لکھا ہے کہ مدینہ منورہ سے تین میل شمال کی جانب ایک جگہ تھی۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 94 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (فرہنگ سیرت صفحہ 114 زوار اکیڈمی کراچی)

اس سریہ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ ’’اب بڑی سرعت کے ساتھ اسلامی اثر کا دائرہ وسیع ہو رہا تھا اور عرب کے دور دراز کناروں میں بھی اسلام کی تبلیغ پہنچ رہی تھی مگر اس کے ساتھ دور کے علاقوں میں مخالفت بھی بڑھ رہی تھی اور جو لوگ اسلام کی طرف مائل ہوتے تھے انہیں اپنے ہم قبیلہ لوگوں کی طرف سے سخت مظالم سہنے پڑتے تھے اور ان مظالم سے ڈر کر بہت سے کمزور طبع لوگ اسلام کے اظہار سے رکے رہتے تھے۔ اس لیے اب جنگی مہموں کی اغراض میں اس غرض کا اضافہ ہو گیا کہ ایسے قبائل کی طرف فوجی دستے روانہ کیے جائیں جن میں بعض لوگ دل میں اسلام کی طرف مائل تھے مگر مظالم کے ڈر کی وجہ سے وہ اسلام کو قبول کرنے سے رکتے تھے۔ گویا ان دستوں کے بھجوانے کی غرض مذہبی آزادی کا قیام تھا جس پر اسلام خاص طور پر زور دیتا ہے۔ اس غرض و غایت کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان 6 ھ میں ایک فوجی دستہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی کمان میں دومۃ الجندل کے دور دراز مقام کی طرف روانہ فرمایا...... اسی جگہ کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی 4 ھ میں قیامِ امن کی غرض سے تشریف لے گئے تھے اور اس طرح یہ علاقہ آج سے دو سال قبل اسلامی دائرہ اثر میں داخل ہو چکا تھا اور وہاں کے باشندے اسلامی تعلیم سے غیر مانوس نہیں رہے تھے بلکہ غالباً ان میں سے ایک حصہ اسلام کی طرف مائل تھا مگر اپنے رؤوسا اور اہلِ قبیلہ کی مخالفت کی وجہ سے جرأت نہیں کر سکتے تھے۔ بہرحال آپؐ نے ہجری کے چھٹے سال میں ایک بڑا فوجی دستہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی امارت میں جو کبار صحابہؓ میں سے تھے دومۃ الجندل کی طرف روانہ فرمایا......

آپؐ اپنے مقرب صحابی عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا۔ ’’ابن عوف! میں تمہیں ایک سریہ پر امیر بنا کر بھیجنا چاہتا ہوں تم تیار رہو۔‘‘ چنانچہ دوسرے دن صبح کے وقت عبدالرحمٰن بن عوفؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر اپنا ہی عمامہ لے کر باندھا اور بلالؓ کو حکم دیا کہ ایک جھنڈا ان کے سپرد کر دیا جائے۔ اور پھر آپؐ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے ماتحت صحابہؓ کا ایک دستہ متعین کر کے ان سے فرمایا:......

’’اے ابنِ عوف! اس جھنڈے کو لے لو اور پھر تم سب خدا کے رستہ میں جہاد کے لیے نکل جاؤ اور کفار کے ساتھ لڑو مگر دیکھنا کوئی بددیانتی نہ کرنا اور نہ کوئی عہد شکنی کرنا اور نہ دشمن کے مُردوں کے جسموں کو بگاڑنا اور نہ بچوں کو قتل کرنا۔ یہ خدا کا حکم ہے اور اس کے نبی کی سنت۔‘‘

اس روایت میں غالباً راوی نے سہواً عورتوں کا ذکر چھوڑ دیا ہے ورنہ دوسری جگہ صراحت آتی ہے کہ آپؐ جب کوئی دستہ روانہ فرماتے تھے تو یہ بھی تاکید فرماتے تھے کہ عورتوں کو قتل نہ کرنا اور نہ بوڑھے پیر فرتوت لوگوں کو قتل کرنا اور نہ ایسے لوگوں کو قتل کرنا جن کی زندگی مذہبی خدمت کے لیے وقف ہو۔

اس کے بعد آپؐ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ہدایت فرمائی کہ وہ دُومۃ الجندل کی طرف جائیں اور کوشش

کریں کہ صلح صفائی سے فیصلہ ہو جائے کیونکہ اگر وہ لوگ جنگ وجدال سے دستکش ہو کر اطاعت قبول کر لیں تو یہ سب سے اچھی بات ہے اور آپؐ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے فرمایا کہ اگر وہ قبول کر لیتے ہیں تو ''اس صورت میں مناسب ہوگا کہ تم ان لوگوں کے رئیس کی لڑکی سے شادی کر لو۔ اس کے بعد آپؐ نے اس سریہ کو رخصت فرمایا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سات سو صحابیوں کو ساتھ لے کر دومۃ الجندل کی طرف جو عرب کے شمال میں تبوک سے شمال مشرق کی طرف شام کی سرحد کے قریب واقع ہے، روانہ ہو گئے۔ جب یہ اسلامی لشکر دومہ میں پہنچا تو شروع شروع میں تو دومہ کے لوگ جنگ کے لیے تیار نظر آتے تھے اور مسلمانوں کو تلوار کی دھمکی دیتے تھے مگر آہستہ آہستہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے سمجھانے پر وہ اس ارادے سے باز آ گئے اور چند دن کے بعد ان کے رئیس اَصْبَغ بن عُمَر کَلْبِی نے جو عیسائی تھا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی تبلیغ سے بطیبِ خاطر اسلام قبول کر لیا اور اس کے ساتھ اس کی قوم میں سے بھی بہت سے لوگ جو غالباً پہلے سے دل میں اسلام کی طرف مائل ہو چکے تھے مسلمان ہو گئے اور جو لوگ اپنے دین پر قائم رہے انہوں نے بھی بشرحِ صدر اسلامی حکومت کے ماتحت آ جانا منظور کر لیا۔'' زبردستی نہیں منایا کسی کو۔ بہت سارے لوگ تھے جنہوں نے قبول نہیں کیا۔ لیکن حکومت کی فرمانبرداری کا عہد کر لیا۔

''اس طرح بڑی خیر وخوبی کے ساتھ یہ مہم اختتام کو پہنچی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق عبدالرحمٰن بن عوفؓ دومۃ الجندل کے رئیس اَصْبَغ بن عمر کی لڑکی تُمَاضِر کے ساتھ شادی کر کے مدینہ میں واپس لوٹ آئے اور خدا کے فضل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی برکت سے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے ہاں اسی تُمَاضِر کے بطن سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا جو خاص فدائیان اسلام میں سے نکلا اور علم وفضل کے اس مرتبہ کو پہنچا کہ وہ اپنے وقت میں اسلام کے چوٹی کے علماء میں سے سمجھا جاتا تھا۔ اس کا نام ابوسلمہ زُہری تھا۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 713 تا 716)

ابن سعد نے ابوسلمہ زہری کے بارے میں لکھا ہے کہ کَانَ ثِقَةً فَقِيهًا كَثِيرَ الْحَدِيثِ۔ یعنی ابوسلمہ ایک ثقہ فقیہ اور کثرت سے احادیث بیان کرنے والے ہیں۔

سعید بن عاص بن اُمَیَّہ جب پہلی مرتبہ معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سے والی مدینہ ہوئے تو انہوں نے ابوسلمہ کو قاضی مدینہ بنایا۔ ابوسلمہ کی عمر 72 سال تھی اور 94 ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔

(طبقات الکبریٰ جلد 5 صفحہ 118، 120 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پھر سریہ حضرت علی ابن ابی طالبؓ جو فَدَک کی طرف گیا اس کا ذکر ملتا ہے۔ یہ سریہ شعبان چھ ہجری کو ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو سو آدمیوں کے ساتھ فَدَک میں بنوسعد بن بکر کی طرف بھیجا۔ فدک کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ مدینہ سے چھ رات کی مسافت پر خیبر کے قریب ایک بستی ہے۔ سات ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر یہ علاقہ جنگ کے بغیر فتح ہوا تھا۔ اب یہ ایک بڑا شہر ہے جہاں کھجور اور زراعت کی کثرت ہے۔ آجکل اس کو الحائط کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ انہوں نے ایک لشکر جمع کر رکھا ہے، ان لوگوں نے، دشمنوں نے اور وہ خیبر کے یہود کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت علیؓ رات کو چلتے تھے اور دن کو چھپتے تھے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 97 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (فرہنگ سیرت صفحہ 298 زوار اکیڈمی کراچی)

(معجم المعالم الجغرافیۃ فی السیرۃ النبویۃ۔ صفحہ 235۔ دار مکۃ للنشر والتوزیع 1982ء)

اس کی تفصیل میں سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا گیا ہے کہ ''مدینہ میں یہودی قوم پر ان کی اپنی غداریوں اور فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے جو تباہی آئی تھی وہ تمام عرب کے یہودیوں کے دل میں ایک کانٹا بن کر کھٹک رہی تھی اور غزوۂ بنوقریظہ کے بعد سے جب کہ مدینہ میں یہود کا خاتمہ ہو گیا۔ خیبر کی بستی جو حجاز کے یہودیوں کا سب سے بڑا مرکز تھی اسلام کے خلاف خفیہ سازشوں کا اڈہ بن گئی اور اس جگہ کے یہودی جو عادتاً سخت کینہ ور اور حاسد وظالم واقع ہوئے تھے اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو نیست نابود کرنے کی کوشش میں سرگرم رہتے تھے۔

......شعبان 6ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ قبیلہ بنوسعد بن بکر اور خیبر کے یہودیوں میں مسلمانوں کے خلاف باہم سرگوشیاں ہو رہی ہیں اور یہ کہ بنوسعد اہل خیبر کی اعانت میں اپنی طاقتوں کو جمع کر رہے ہیں۔ اس اطلاع کے ملتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی کمان میں صحابہؓ کا ایک دستہ روانہ فرمایا جو دن کو چھپتے اور رات کو سفر کرتے ہوئے فدک کے پاس پہنچ گئے جس کے قریب یہ لوگ جمع ہو رہے تھے۔ یہاں مسلمانوں کو ایک بدوی شخص ملا جو بنوسعد کا جاسوس تھا۔ حضرت علیؓ نے اسے پکڑ کر قید کر لیا اور اس سے بنوسعد اور اہل خیبر کے حالات دریافت کیے۔ پہلے تو اس نے بالکل لاعلمی اور بے تعلقی کا اظہار کیا مگر آخر وعدہ معافی لے کر اس نے سارا راز کھول دیا اور پھر مسلمان لوگ اس شخص کو اپنا گائیڈ بنا کر اس جگہ کی طرف بڑھے جہاں بنوسعد جمع ہو رہے تھے اور اچانک حملہ کر دیا۔ اس اچانک حملہ کی وجہ سے بنوسعد گھبرا کر میدان سے بھاگ نکلے اور حضرت علیؓ مالِ غنیمت لے کر مدینہ کی طرف واپس لوٹ آئے اور اس طرح یہ خطرہ وقتی طور پر ٹل گیا۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 716)

پھر سریہ حضرت ابوبکرؓ کا ذکر ملتا ہے جو بنوفَزَارہ کی طرف تھا۔ یہ سریہ چھ ہجری میں ہوا۔ بنوفزارہ نجد میں وادی القُریٰ میں آباد تھے اور وادی القُریٰ مدینہ کے شمال میں شام کی طرف تقریباً تین سو پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

(معجم المعالم الجغرافیۃ فی السیرۃ النبویۃ۔ صفحہ 250۔ دار مکۃ للنشر والتوزیع 1982ء) (فرہنگ سیرت صفحہ 300 زوار اکیڈمی کراچی)

طبقات الکبریٰ میں اور سیرت ابنِ ہشام میں لکھا ہے کہ یہ سریہ حضرت زید بن حارثہؓ کی کمان میں بھیجا گیا تھا۔ (ماخوذ از الطبقات الکبریٰ جزء 2 صفحہ 69 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (ماخوذ از ابن ہشام صفحہ 875 دار الکتب العلمیۃ بیروت) لیکن صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس سریہ کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ اِیَاس بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت سَلمہ بن اَکْوَعؓ نے بیان کیا۔ ہم نے فَزَارہ قبیلہ سے جنگ کی اور ہمارے امیر حضرت ابوبکرؓ تھے۔ آپؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر امیر بنایا تھا۔ جب ہمارے اور پانی کے درمیان، وہاں جو کنواں تھا، جو بھی پانی کی جگہ تھی ایک گھنٹے کا فاصلہ رہ گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے حکم دیا تو ہم نے رات کے پچھلے پہر پڑاؤ کیا۔ وہاں پانی سے ایک گھنٹہ پہلے حکم دیا تو ہم نے وہاں پڑاؤ کر لیا۔ پھر ہم اور وہ پانی پر پہنچے اور انہوں نے یعنی حضرت ابوبکرؓ نے ہر طرف سے حملہ کیا اور اس پر جن کو قتل کیا ان کو قتل کیا اور قیدی بنائے اور میں لوگوں کی جماعت کو جس میں بچے اور عورتیں تھیں دیکھتا تھا۔ میں ڈرا کہ وہ مجھ سے پہلے پہاڑ پر نہ چڑھ جائیں، ان کے ساتھ جو صحابی تھے وہ ذکر کر رہے ہیں کہ ڈر تھا کہ یہ لوگ دوڑ کے پہاڑ پر نہ چڑھ جائیں اور غائب نہ ہو جائیں۔ کہتے ہیں تو مَیں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان تیر چلایا۔ تیراندازی شروع کی تا کہ وہ ڈر کے پیچھے رہیں۔ جب انہوں نے تیر دیکھا تو ٹھہر گئے۔ میں انہیں ہانکتے ہوئے لایا ان میں بنی فَزَارہ کی ایک عورت تھی جس پر پرانی پوستین تھی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جو بہت خوبصورت تھی۔ میں انہیں گھیر کر لایا یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس لے آیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس کی بیٹی مجھے عطیہ کے طور پر دے دی۔ ہم مدینہ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ لڑکی لے کر اسے مکہ والوں کی طرف بھجوا دیا۔ حضرت ابوبکر نے تو ان کو دی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ لے لی اور مکہ بھجوا دیا اور اس لیے بھجوایا کہ اس کے بدلے میں مسلمانوں کے بہت سے لوگ آزاد کروائے جائیں جو مکہ میں قید ہو گئے تھے۔ یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب التنفیل وفداء المسلمین بالاساری۔ حدیث 4573)

اس سَرِیّہ میں مسلمانوں کا شعار اَمِتْ اَمِتْ تھا۔ حضرت سَلَمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس دن اپنے ہاتھ سے سات آدمیوں کو قتل کیا۔ ایک روایت کے مطابق نو آدمیوں کو قتل کیا۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 92 دار الکتب العلمیۃ بیروت) باقی انشاء اللہ آئندہ۔

اس وقت میں کچھ مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ پہلا ذکر ہے مکرم طیب علی صاحب بنگالی جو درویش قادیان تھے۔ 11/دسمبر کو ستانوے سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ بنگلہ دیش میں ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ 1942ء میں آپ کو ڈھاکہ میں باقاعدہ بیعت فارم پُر کر کے احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ 1945ء میں پہلی بار جلسہ قادیان میں شامل ہوئے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ قادیان سے اتنی محبت دل میں پیدا ہو گئی کہ پھر واپس اپنے وطن نہیں گئے۔ آپ نے وہاں قادیان میں رہ کے دو سال دیہاتی مبلغین کی خصوصی کلاس میں تعلیم حاصل کی۔ اس دوران 1947ء میں تقسیمِ ملک کا واقعہ ہوا اور آپ نے قادیان میں مقیم رہنے کے لیے درخواست کی جو کہ منظور کر لی گئی۔

زمانہ درویشی میں ان کو مختلف مقامات پر حفاظتی ڈیوٹیاں دینے کا موقع ملا۔ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں ان کو مختلف خدمات کی توفیق ملی۔ 55ء، 56ء میں جماعت کے مالی حالات کمزور تھے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے یہ اعلان کیا کہ جو درویشان کوئی کام کر کے اپنی آمد پیدا کر سکتے ہیں انہیں اپنا کوئی روزگار تلاش کرنا چاہیے کیونکہ جماعت الاؤنس نہیں دے سکتی اور ان کا مالی بوجھ فی الحال برداشت نہیں کر سکتی۔ اس ہدایت کی روشنی میں انہوں نے دار المسیح کے باہر بازار میں ایک چائے کی دکان کھول لی اور اکثر اوقات یہ ہوتا تھا کہ مہمانوں اور غریب لوگوں کو مفت چائے پلایا کرتے تھے۔ ان کی شادی کیرالہ کی ایک مطلقہ خاتون آمنہ صاحبہ سے ہوئی تھی۔ ان کی پہلے سے ایک بیٹی تھی۔ اس بیٹی کو انہوں نے پالا۔ کچھ عرصہ قبل ان کو گھٹنوں کی شدید تکلیف ہو گئی اور چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے ان کو آپریشن کا مشورہ دیا لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا بلکہ دعا کی۔ بڑی گریہ وزاری سے اور بہت رِقّت اور درد سے دعا کرتے تھے۔ ایک رات یہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور بہشتی مقبرہ کی چند جڑی بوٹیاں کھلائی ہیں۔ اس کے بعد کہتے ہیں آہستہ آہستہ گھٹنوں کی تکلیف ختم ہو گئی اور اپنی خواہش کے مطابق یہ دوبارہ باقاعدہ نماز میں مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک میں آنا شروع ہو گئے۔ خلافت سے بے انتہا تعلق اور محبت تھی ان کو۔ کھیلوں سے دلچسپی تھی۔ اس لیے نوجوانوں کو بھی ان سے خاص تعلق تھا۔ ان کی حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔ کھیل کے میدانوں میں آ جاتے تھے۔ اس لحاظ سے بچوں کی تربیت بھی ہو جاتی تھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق تقسیم ملک کے وقت تین سو تیرہ درویش قادیان میں مقیم رہے۔ آپ ان درویشان میں سے آخری تھے جن کی وفات ہو گئی۔ اب قادیان میں مزید کوئی درویش نہیں رہا۔ اور قادیان کا یہ جلسہ پہلا جلسہ ہے جو کسی بھی درویش کے بغیر ہو رہا ہے، آج سے شروع ہے۔ اب قادیان میں رہنے والی نئی نسل کا کام ہے کہ اپنے ان قربانی کرنے والے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے وفا اور اخلاص سے قادیان میں اپنی زندگیاں گزارے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی دے۔

اگلا ذکر جو ہے وہ مرزا محمد الدین ناز صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کا ہے۔ مرزا احمد دین صاحب کے بیٹے تھے۔ گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ (سورۃ البقرہ: 187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں

طالب دعا : سید بشیر الدین محمود احمد افضل مع فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

سے موصی تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد صاحب کے ذریعہ سے ہوا جو ایک احمدی پٹواری حشمت اللہ صاحب کی تبلیغ سے 1942ء میں احمدی ہوئے تھے۔ محمد الدین صاحب کا نکاح سیدہ نصرت جہاں صاحبہ بنت سید عبدالہادی صاحب سے ہوا۔ ان کا ایک بیٹا تھا جو جوانی میں فوت ہو گیا۔ پھر انہوں نے ایک بھانجا اور ایک بھانجی لے کر پالے اور بچوں کی طرح ان کو رکھا۔ بھانجا بھی بیمار ہے اللہ تعالیٰ اسے شفا دے۔ 1965ء میں انہوں نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ بی اے کیا۔ کچھ عرصہ باہر نوکری بھی کرتے رہے۔ پھر جامعہ میں داخل ہوئے اور جامعہ میں داخلہ لے کر 1971ء میں جامعہ پاس کرنے کے بعد ان کی پہلی تقرری وہیں فیلڈ میں ہوئی۔ پھر ان کو استاد جامعہ مقرر کیا گیا۔ صرف ونحو پڑھاتے تھے۔ ادب اور فقہ اور تاریخ اور تصوّف بھی پڑھایا۔ جامعہ میں نائب پرنسپل کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ سینتیس سال آپ نے جامعہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ پھر ان کا تقرر ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن اور وقف عارضی کے طور پر ہوا۔ پھر 2018ء میں ان کو مَیں نے صدر صدر انجمن احمدیہ مقرر کیا اور آخری سانس تک اسی عہدے پر یہ قائم رہے۔

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں بھی ان کو مرکزی طور پر کافی خدمات کی توفیق ملی۔ انصار اللہ میں صف دوم کے نائب صدر بھی رہے۔ ماہنامہ خالد اور ماہنامہ انصار اللہ کے ایڈیٹر بھی رہے۔ 1994ء میں قریباً ایک مہینہ سے زیادہ سوا مہینہ ان کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی بھی سعادت ملی۔ دارالقضاء میں بطور ممبر قضا بورڈ خدمات بجالاتے تھے۔ مجلس افتاء کے ممبر تھے۔ تدوین فقہ کمیٹی کے ممبر تھے۔ بیوت الحمد کے سیکرٹری تھے۔ عربی بورڈ کے صدر بھی رہے۔ عربی ان کی بڑی اچھی تھی۔

ان کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ ان کی ساری زندگی کا نچوڑ یہ تھا اور میں گواہ ہوں اس بات پر کہ وہ نچوڑ یہ تھا کہ محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں۔

ان کے ایک بھانجے نے بتایا کہ مجھے یاد ہے کہ ان کو مرزا ناز صاحب نے کہا کہ دس یا بارہ سال کی عمر سے میں نے تہجد شروع کی تھی اور آج تک سوائے اس کے کہ کوئی بیماری آ گئی ہو مستقل تہجد ادا کرتا چلا آ رہا ہوں۔ اسی طرح دس یا گیارہ سال کی عمر ہی میں باجماعت نماز ادا کرنی شروع کی تھی اور اس عادت پر سوائے اس کے کہ ڈاکٹروں نے منع کیا ہو یا کوئی بیماری ہو گئی ہو باجماعت نماز مسجد میں جا کے ادا کرتا تھا۔ بلکہ ان کے ایک دوسرے عزیز نے کہا کہ میں نے ان کے ساتھ ایک دفعہ رات گزاری۔ سردیوں کی راتیں تھیں، رات لمبی تھی تو میں نے دیکھا رات کو یہ اٹھ گئے اور تقریباً چار گھنٹے تک باقاعدہ لگاتار یہ تہجد پڑھتے رہے اور کہتے تھے سردیوں کی لمبی راتوں میں تو لمبی تہجد پڑھنی چاہیے۔ مرزا صاحب ان کے ماموں تھے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ دو نوافل کی بابت انہوں نے بتایا کہ خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور سے شروع کیا ہے اور پھر اس پر مستقل مزاجی سے ابھی تک عمل کر رہا ہوں۔

یہاں جلسہ پہ آتے تھے۔ بڑے اخلاص اور وفا کا اظہار کرتے تھے۔ یہاں ملتے تھے تو ہمیشہ میں نے ان کی آنکھوں میں محبت اور پیار دیکھا ہے اور اطاعت کا عمدہ معیار دیکھا ہے۔ یہاں بھی آ کے اگر کوئی ان کو بلاتا تو شرط یہ ہوتی تھی کہ میں نے نمازیں یہاں خلیفہ وقت کے پیچھے باجماعت پڑھنی ہیں۔ اگر اس سے پہلے پہلے تم مجھے پہنچا سکتے ہو تو تمہارے ساتھ جا سکتا ہوں۔ نہیں تو نہیں۔

ان کے بھائی مشتاق بیگ صاحب یہاں رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ والد کی خواہش پر میرے بھائی نے اپنی زندگی جماعت کے لیے وقف کی اور آخر دم تک اس وقف کو خوب نبھایا۔ انہوں نے بی اے کی تعلیم مکمل کی کیونکہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے تھے۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد مصر کی ایک یونیورسٹی نے ان کو اعلیٰ نوکری کی پیشکش کی اور بڑی اچھی تنخواہ دینے کا اظہار کیا لیکن انہوں نے اسے ردّ کر دیا اور فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ ان کا جو الاؤنس تھا مربی کو صرف چالیس روپے ملا کرتا تھا۔ مشکل سے گزارہ ہوتا تھا۔

مبشر ایاز صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ ان کے کام کو ذمہ داری سے ادا کرنے کا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہتے ہیں مجھے یاد ہے کہ ہم ثانیہ یا ثالثہ میں پڑھتے تھے۔ ناز صاحب ہمیں عربی پڑھاتے تھے۔ ان دنوں ان کی ایک ہمشیرہ شاید بلڈ کینسر سے بیمار تھیں۔ ڈاکٹر نے جواب دے دیا تھا۔ جامعہ کے اندر ہی وہ ان کے پاس رہ رہی تھیں۔ خون کی بوتل ایک دن لگی۔ تو وہ لگوا کے جامعہ ہماری کلاس لینے کے لیے آ گئے، کلاس مِس نہیں کی۔ ان کی اس وقت کافی حالت خراب تھی۔ وہ کہتے ہیں کلاس پڑھا رہے تھے کہ ان کا ایک عزیز آیا۔ کلاس روم کے باہر کھڑا ہوا اور انہیں بلایا۔ ناز صاحب نے اس کی بات سنی اور پھر واپس آ کے ہمیں پڑھانا شروع کر دیا اور کہتے ہیں کہ اس دن جب ہمیں پڑھا رہے تھے تو وہ عربی کی ایک نظم تھی جس میں غمگین اشعار بھی تھے۔ وہ شعر پڑھاتے ہوئے ناز صاحب کی آواز بھرا گئی اور آنکھوں سے آنسو آئے۔ اور کہتے ہیں ہمیں اس وقت بڑی حیرت ہوئی کہ ناز صاحب بڑے حوصلہ مند آدمی ہیں۔ ان کی یہ کیفیت کیوں پیدا ہوئی ہے۔ بہرحال کہتے ہیں بڑے وقار سے پورا پیریڈ پڑھایا اور پیریڈ ختم ہونے کے بعد تیزی سے کلاس سے باہر نکلے اور سیدھے اپنے گھر کی طرف چلے گئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ آدمی جو ان کو کلاس کے باہر ملنے آیا، بات کرنے آیا تھا ان کا عزیز تھا جو ان کی ہمشیرہ کی انتہائی خراب حالت کے بارے میں اطلاع دینے آیا تھا لیکن ناز صاحب نے اپنے فرض کی ادائیگی کو مقدم کیا اور تدریس کے بعد گئے اور شاید تھوڑی دیر بعد ہی ان کی اس بہن کی وفات ہو گئی۔

بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنا وقف نبھانے کا حق ادا کیا۔ خلافت سے بے انتہا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت ورحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے۔

تیسرا ذکر ہے۔ مکرم اُک مرات خاکییف (Akmurat Khakiev) صاحب۔ یہ نیشنل صدر جماعت ترکمانستان تھے۔ ان کی گذشتہ دنوں میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب کے ذریعہ ان کو تعارف ہوا۔ راویل بخاریو صاحب اور عبدالعلیم صاحب کی مشترکہ تبلیغ سے انہوں نے بیعت کی کیونکہ ان کی تبلیغ سے دل میں وہ احمدی ہو چکے تھے لیکن بیعت نہیں کی تھی۔ 2010ء میں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے اور یہاں مجھے ملے اور اس کے بعد عالمی بیعت میں حصہ لیا اور اس بات پر خوش تھے کہ میں خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کر رہا ہوں۔

لکھنے والے کہتے ہیں کہ جب بیعت کے الفاظ دہرائے جا رہے تھے تو اخلاص و وفا اور ایمان کی مضبوطی کی وجہ سے ان کے چہرے کے آثار ایسے متغیر ہوتے جاتے تھے کہ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہی اُک مرات صاحب ہیں جو کچھ دیر پہلے ہم سے ہنس ہنس کے باتیں کر رہے تھے۔ چند سال قبل ترکمانی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا کام انہوں نے شروع کیا اور گذشتہ سال مکمل کر لیا تھا۔ گذشتہ سال جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کے بعد انہوں نے مجھ سے اجازت لی کہ یہاں میں زیادہ قیام کر لوں اور پھر میری اجازت کے بعد انہوں نے یہاں قیام کیا۔ نمازوں کی طرف انہوں نے ان دنوں میں خاص پابندی رکھی اس کے علاوہ قرآن کریم کے ترجمہ کو مرکزی رشین ڈیسک کی مدد سے کتابی شکل میں تیار کیا۔

اُک مرات صاحب نہ صرف ترکمانستان سے پہلے احمدی تھے بلکہ اپنی وفات تک بطور صدر جماعت احمدیہ ترکمانستان خدمت کی توفیق پانے والے بھی تھے۔ انہوں نے اپنے ایک انٹرویو میں لکھا کہ میں پیدائشی مسلمان ہوں لیکن میں ایک روایتی مسلمان تھا۔ یہ سوویت یونین کا زمانہ تھا اور کمیونزم کا حامی بھی تھا لیکن مخصوص اسلامی اقدار اس وقت بھی ہمارے اندر محفوظ تھیں۔ میں نے ریاضی میں تعلیم حاصل کی لیکن بنیادی طور پر میں ہمیشہ خدا کو ڈھونڈا کرتا تھا۔ کون سا خدا؟ اللہ تعالیٰ یا کوئی اَور۔ یہ الگ سوال ہے لیکن میں خدا کو ڈھونڈا کرتا تھا۔ کہتے ہیں میں بنیادی طور پر قرآن کریم کی کچھ آیات عربی میں بھی جانتا تھا۔ اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد کہتے ہیں میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک بزرگ آئے ہیں جو انتہائی سفید لباس میں تھے۔ وہ لباس شدید سفید تھا اتنا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں وہی بزرگ جو آئے تھے انہوں نے ایک ہاتھ سے مجھے اشارہ کر کے اپنی طرف بلایا اور انہوں نے کچھ نہیں کہا بس مجھے اپنی طرف آنے کی دعوت دی۔ میری طرف آ جاؤ۔ کہتے ہیں یہ 2001ء کی بات ہے۔ اس کے بعد راویل صاحب اور ڈاکٹر علیم صاحب کی تبلیغ سے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا پتہ لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے ہی مجھے اپنی طرف بلایا تھا۔ اس طرح انہوں نے احمدیت کو تسلیم کیا اور پھر جس طرح انہوں نے بتایا ہے 2010ء میں آ کے باقاعدہ بیعت بھی کر لی۔ کہتے ہیں جو جذبات میرے اندر موجزن ہیں میری زبان ان کو ادا کرنے سے قاصر ہے کیونکہ وہ روشنی جو احمدیت نے مجھے دی ہے میرا دل اسے ان تمام الفاظ سے بہت زیادہ محسوس کر رہا ہے جو اَب میں اپنی زبان میں ادا کر سکتا ہوں۔

بہت اخلاص و وفا دکھانے والے شخص تھے یہ۔ کہتے ہیں ہر خطبہ اور ہر خطاب کو اپنے دل اور اپنی روح میں سے گزارتا ہوں۔ اتنے غور سے سنتا ہوں کہ زبانی یاد ہو جاتا ہے اور پھر کہتے تھے میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کی بقا اور دنیا میں مساوی حقوق کی فراہمی جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔

یہاں گذشتہ سال جلسہ سالانہ یوکے میں رکنا ان کے لیے آسان نہیں تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ترکمانستان میں گھر میں ایک شادی ہے جس میں تمام رشتہ دار موجود ہیں۔ گھر کے سربراہ کی حیثیت سے مجھے وہاں ہونا چاہیے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت قرآن کریم کے اس ترکمانی ترجمہ کے کام سے زیادہ ضروری میرے لیے اَور کوئی کام نہیں ہے۔ سب سے زیادہ یہی ہے کہ میں قرآن کریم کی خدمت کروں۔ اللہ تعالیٰ ان پر مغفرت اور رحم فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ ان کے بچوں کو بھی احمدیت قبول کرنے اور عمل کرنے کی توفیق دے اگر انہوں نے بیعت نہیں کی۔

نمازوں کے بعد ان کا غائبانہ جنازہ پڑھاؤں گا۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۰؍جنوری ۲۰۲۵ء، صفحہ ۲ تا ۷)

❁❁❁

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔“ (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دُعا: سید وسیم احمد وافراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا“

(ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دُعا: شیخ صادق علی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبرکوٹ، صوبہ اڈیشہ)

خطبہ جمعہ

حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! تُو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا۔
نہ آگ لگنے کا خطرہ ہے، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ ہے اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر ہے۔
میرے پاس رکھا گیا خزانہ اس دن پورا تجھے دوں گا جبکہ تُو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا

ایک حقیقی مومن جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں رہتا ہے، نیکیوں کے وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے
اور اسے کرنی چاہئیں جو اس کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے والی ہوں

’’بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔‘‘

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔
ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اَور دے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے اَور پیدا کر۔
دوسرا کہتا ہے کہ اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر دے اور اس کا مال و متاع برباد کر دے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مالی قربانیوں کے لیے بہت زیادہ تحریک فرمائی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا تھا کہ مال تو میں تجھے دوں گا اور وہ مال اللہ تعالیٰ دے رہا ہے۔
اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کو صحیح مصرف میں لانے کی بھی توفیق ہمیشہ دیتا رہے۔ صحیح خرچ کرنے کی توفیق دے اور اس میں کبھی کسی قسم کی بے قاعدگی نہ ہو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کے ستاسٹھویں (67) سال کے دوران جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو ایک کروڑ 36/لاکھ 81/ہزار پاؤنڈز کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے میں 7/لاکھ 36/ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے

قربانیوں کے لحاظ سے اوّل نمبر پر برطانیہ ہے

وقفِ جدید کے ستاسٹھویں (67) سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اور اڑسٹھویں (68) سال کے اجرا کا اعلان

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا پُر اثر بیان

دنیا بھر کے احمدیوں کے لیے، دنیا کی بگڑتی صورتِ حال کے پیشِ نظر نیز مظلوموں کی ظالم کے ظلم سے نجات کے لیے دعاؤں کی تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 03/جنوری 2025ء بمطابق 03/صلح 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ۔
(آل عمران:93)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

بِرّ اعلیٰ قسم کی نیکی اور کامل نیکی کو کہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ کامل نیکی تم اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اپنی پسندیدہ چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربان نہ کرو اور ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ نہ کرو۔ پس ایک حقیقی مومن جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں رہتا ہے، نیکیوں کے وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اسے کرنی چاہئیں جو اس کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے والی ہوں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لیے مختلف جگہوں میں مختلف رنگ میں تلقین کی گئی ہے۔ مختلف نیکیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کے خرچ کو بھی ایک نیکی قرار دیا گیا ہے۔ اس آیت میں بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا گیا ہے اور فرمایا کہ جس مال یا جس چیز سے تم محبت کرتے ہو اگر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے تو تب یہ بڑی نیکی ہوگی۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر نیکی کا اجر دیتا ہے جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے کی جائے لیکن انسان کو مال سے کیونکہ محبت ہوتی ہے اس لیے اس کی طرف بھی خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ پس ایمان اور سچی نیکی اور قربانی کے اعلیٰ معیار کا ایک معیار اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو مقرر فرمایا ہے جس کو تم پسند کرتے ہو جیسا کہ فرمایا اس محبت کے بغیر اصل نیکی وہی ہے کہ تم وہ چیز دو اللہ کی راہ میں جس سے تم محبت کرتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اسے قربان کر دیتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں بہت سی جگہوں پر وضاحت فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں ’’مال کے ساتھ محبت نہیں ہونی چاہیے‘‘ آجکل کے زمانے میں تو خاص طور پہ یہ بڑا مشکل کام ہے۔ فرمایا مال کے ساتھ محبت نہیں ہونی چاہیے۔’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ آجکل کے حالات کا مقابلہ کیا جاوے تو اِس زمانہ کی حالت پر افسوس آتا ہے کیونکہ جان سے پیاری کوئی شئے نہیں اور اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ہی دینی پڑتی تھی۔‘‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔ فرمایا کہ ’’تمہاری طرح وہ بھی بیوی اور بچے رکھتے تھے۔ جان سب کو پیاری لگتی ہے مگر وہ ہمیشہ اس بات پر حریص رہتے تھے کہ موقع ملے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کر دیں۔‘‘

پھر آپؑ نے فرمایا کہ ’’بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ نص صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو؟‘‘ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کو حاصل کرنے کے لیے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا طاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا

نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟“ آپؑ فرماتے ہیں کہ

”بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔“

فرمایا ”خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ! جو رضائے الٰہی کے حصول کے لیے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 177-178)

پھر آپؑ فرماتے ہیں ”دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے“ خواب میں ”کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لیے فرمایا۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے...... اور ابنائے جنس“ یعنی اپنی قوم کے لوگوں ”اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔“ نفع پہنچانے کے لیے تو قربانی کرنی پڑتی ہے۔ ”دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لیے ایثار ضروری شئے ہے اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔“

آپؑ نے فرمایا کہ ”ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 95-96۔ ایڈیشن 1984ء) گھر کا سارا سامان لے کے حاضر ہو گئے۔

پھر آپ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ”مال سے محبت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ یعنی تم بِر تک نہیں پہنچ سکتے“ اس حقیقی نیکی تک، کامل نیکی تک نہیں پہنچ سکتے ”جب تک وہ مال خرچ نہ کرو جس کو تم عزیز رکھتے ہو۔“ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 180)

جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ بِرّ اس نیکی کو کہتے ہیں جو اعلیٰ قسم کی ہو اور کامل نیکی ہو۔ پس یہ وہ راز ہے جسے آج جماعت احمدیہ کے افراد نے صحیح طور پر سمجھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت کا یہ اثر ہے کہ آج تک یہ قربانی کے معیار ہم دیکھتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ معیار جو صحابہؓ نے قائم کیے پھر جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں آپؑ کے قریب رہنے والوں نے اور آپؑ کے صحابہ نے قائم کیا۔ پھر اس کے بعد خلافت کے دور میں ہر زمانے میں ہم یہ قربانیاں دیکھتے چلے آتے ہیں اور آج تک یہی قربانیاں ہمیں نظر آ رہی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالی قربانی کی بہت زیادہ تحریک فرمائی تھی اور اس بات کو آپؐ کے صحابہ نے سمجھا اور اس پر خوب عمل کیا۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب العلم باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ حدیث 73)

پس یہ معیار تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ میں قائم فرمانے کے لیے نصیحت فرمائی اور یہ قائم ہوا۔ ایک روایت میں آتا ہے جو حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا، وہاں محنت مزدوری کرتا، اسے اجرت کے طور پر ایک مُد اناج وغیرہ ملتا (یہ مُد ایک پیمانہ ہے چند کلو کے برابر) یا جو چیز بھی ملتی وہ اسے صدقہ کر دیتا۔ یہ کوشش ہوتی کہ ہم نے اس تحریک میں حصہ لینا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اور کما کے حصہ لینا ہے۔ یہ نہیں کہ کسی سے مانگ کے حصہ لینا ہے بلکہ محنت کر کے، کما کے حصہ لینا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے اب بعضوں کا یہ حال ہے، اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں کا اتنا ان کو اجر دیا کہ اب ایک ایک لاکھ درہم ان کے پاس موجود تھے۔ جو مزدوری کر کے چندے دیا کرتے تھے وہ اب لاکھوں کے مالک ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ حدیث 1416)

تو یہ ہے قربانی کی وہ برکت۔ پس یہی وہ راز ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی اپنانے کی تلقین فرمائی ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں نصیحت فرمائی کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اس میں سے خرچ کرو جس سے تمہیں محبت ہے۔ روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ چندوں کی تحریک کرتے تھے تو صحابہؓ گھر میں جو کچھ ہوتا لے آتے اور مختلف چیزوں کے وہاں ڈھیر لگ جاتے۔

تو جماعتی ضرورت کے لیے چندے کی ضرورت ہوتی ہے، مال کی ضرورت ہوتی ہے، چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمیشہ سے انبیاء کی جماعت نے اس کو سمجھا اور اپنے اپنے طور پر جس حد تک وہ لوگ قربانی کر سکتے تھے وہ انہوں نے کی۔

مالی قربانی کے کتنے فضل ہوتے ہیں؟ اس بارے میں ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء کو یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دیا کرے گا۔ اپنے روپوؤں کی تھیلی کا منہ بند کر کے کنجوسی سے نہ بیٹھ جاؤ ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ فرمایا کہ جتنی طاقت ہے کھول کر خرچ کرو۔ اللہ پر توکل کرو اللہ دیتا چلا جائے گا۔

(صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب التحریض علی الصدقۃ والشفاعۃ فیہا حدیث 1433)

پھر آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اَور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اَور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے کہ اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر دے اور اس کا مال ومتاع برباد کر دے۔

(صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب قول اللہ تعالیٰ فاما من اعطی ...... الخ حدیث 1442)

بہرحال یہ راز آجکل احمدیوں کو معلوم ہے۔ بہت ساری مثالیں ہیں جن سے احمدیت کی تاریخ بھری پڑی ہے اور ہر روز اس میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے کہ خرچ کرنے والے سخی کی کیا اہمیت ہے۔

ایک شخص نے لکھا کہ میرے پاس صرف تھوڑی سی ایک رقم تھی اور اس رقم سے میں نے کاروبار کرنا تھا۔ کوئی ضروری چیزیں لینی تھیں۔ حالات بڑے ناسازگار تھے اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ کاروبار ہو بھی سکے گا کہ نہیں۔ میرے باپ نے مجھے کہا کہ یہ جتنی رقم ہے تم چندے میں دے دو۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان کر دو۔ چنانچہ میں نے چندہ دے دیا اور اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ ایک ایسا آرڈر مجھے مل گیا جس سے کئی گنا زیادہ رقم مجھے میسر آ گئی اور پھر میں نے وہ کاروبار شروع کیا اور اس میں اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی کہ بے شمار مال آنے لگ گیا۔

تو یہ تجربات اللہ تعالیٰ اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں، آپؑ کے غلاموں کو ان کے ایمان میں زیادتی کے لیے دکھاتا رہتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مالی قربانیوں کے لیے بہت زیادہ تحریک فرمائی ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یہ حدیث قدسی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے حوالے سے آپؐ نے یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! تُو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا۔ نہ آگ لگنے کا خطرہ ہے نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ ہے اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر ہے۔ میرے پاس رکھا گیا خزانہ اس دن پورا تجھے دوں گا جبکہ تو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہو گا۔ یعنی مرنے کے بعد کی زندگی جب انسان کو کوئی پتہ نہیں ہوتا اس کے ساتھ کیا سلوک ہونا ہے۔ اس کو اپنی نیکیوں کا تو پتہ نہیں ہوتا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری قربانیاں جو ہیں ان میں تمہیں ان کا اجر دوں گا اور اس کے ذریعہ سے تمہاری بخشش کے سامان ہو جائیں گے۔ (الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد 5 صفحہ 45 حدیث 3071 مکتبۃ الرشد)

یہ ہے وہ سودا جو اللہ تعالیٰ ایک مومن سے کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: ”میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے اس طرح دور ہو جاتا ہے“ یعنی کنجوسی اس سے دور ہو جاتی ہے ”جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 498۔ ایڈیشن 1989ء)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ ”قوم کو چاہیے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجا لاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ دیکھو! دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے

بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 195)

طالب دعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے ✿ بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

جو لوگ شک کی سردیوں سے تھرتھراتے ہیں ✿ اس آفتاب سے وہ عجب دُھوپ پاتے ہیں

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہوسکتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 38-39۔ ایڈیشن 1984ء)

اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نمونہ دیکھیں وہ کیا تھا۔ کس طرح آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے مشن کو پورا کرنے کے لیے قربانی کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بارے میں لکھا ہے کہ ''اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔'' پھر آپؑ نے لکھا کہ ''ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں'' انہوں نے لکھا یعنی حضرت خلیفہ اوّلؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا کہ ''میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔...... حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں۔'' یعنی اگر خریداروں کی کمی کی وجہ سے یا ان کے پیسے نہ دینے کی وجہ سے کتاب کی اشاعت میں کوئی روک آرہی ہے۔ ''تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجالاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں'' اور جو آمد آئے وہ بھی واپس کر دوں۔ اور بڑے درد سے آپؓ نے فرمایا کہ ''...... میری سعادت ہے۔'' بلکہ آپؓ نے فرمایا کہ ''میرا منشاء ہے......'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ عرض کیا کہ ''میرا منشاء ہے کہ براہین کی طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔'' (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35-36) یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانی کا معیار تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب وقفِ جدید کی اور تحریکِ جدید کی تحریک کی ہے تو بے شمار لوگوں نے، غریب لوگوں نے تھوڑی تھوڑی رقمیں لا کے چندے میں دینی شروع کیں۔ کوئی مرغی لے آیا، کوئی مرغی کے انڈے لے آیا اور یہ کہا کہ ہمارے پاس جو کچھ تھا وہ ہم نے پیش کر دیا اور اُس زمانے میں بھی جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ غریبوں کی مثال پیش کرتے تھے وہاں بعض پرانے بزرگوں کی مثال بھی پیش کرتے تھے۔

اسی ضمن میں آپؓ نے ایک مثال حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کی پیش کی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پہلی حرم یعنی حضرت ام ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد تھے۔ اس طرح یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے نانا تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا کہ ''جب انہوں نے ایک دوست سے'' یعنی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ نے ''حضرت مسیح موعود کا دعویٰ سنا تو آپ نے سنتے ہی فرمایا کہ اتنے بڑے دعویٰ کا شخص جھوٹا نہیں ہوسکتا۔'' پس مجھے کوئی دلیلوں کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ دعویٰ ہی اتنا بڑا ہے کہ مجھے کسی اَور دلیل کو سننے کی ضرورت نہیں۔ مَیں مانتا ہوں کہ وہ مسیح موعود ہی ہیں'' اور آپ نے بہت جلد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی۔ حضرت صاحب نے ان کا نام اپنے بارہ حواریوں میں لکھا ہے اور ان کی مالی قربانیاں اس حد تک بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت صاحب نے ان کو تحریری سند دی کہ آپ نے سلسلہ کے لیے اس قدر مالی قربانی کی ہے کہ آئندہ آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں'' گو وہ قربانیاں تو کرتے رہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ زمانہ مجھے یاد ہے جبکہ آپؑ پر مقدمہ گورداسپور میں ہو رہا تھا اور اس میں روپیہ کی ضرورت تھی۔ حضرت صاحب نے دوستوں میں تحریک بھیجی کہ چونکہ اخراجات بڑھ رہے ہیں، لنگر خانہ دو جگہ پر ہو گیا ہے ایک قادیان میں اور ایک یہاں گورداسپور میں۔'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی کی وجہ سے وہاں بھی لوگ آتے تھے اور کھانا بھی انہیں دیا جاتا تھا۔ فرمایا ''اور اس کے علاوہ مقدمہ پر بھی خرچ ہو رہا ہے۔ لہٰذا دوست امداد کی طرف توجہ کریں۔'' یعنی اخراجات کے لیے چندہ دیں۔ ''جب حضرت صاحب کی تحریک ڈاکٹر صاحب کو پہنچی تو اتفاق ایسا ہوا کہ اسی دن ان کو تنخواہ تقریباً چار سو پچاس روپے ملی تھی۔'' جو اس زمانے میں بہت بڑی رقم تھی۔ ''وہ ساری کی ساری تنخواہ اسی وقت حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دی۔ ایک دوست نے سوال کیا'' ڈاکٹر صاحب سے کہا ''کہ آپ گھر کی ضروریات کے لیے کچھ رکھ لیتے تو انہوں نے'' ڈاکٹر صاحب نے ''کہا کہ خدا کا مسیح لکھتا ہے کہ دین کے لیے ضرورت ہے تو پھر اَور کس کے لیے رکھ سکتا ہوں۔ غرض ڈاکٹر صاحب تو دین کے لیے قربانیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ حضرت صاحب کو انہیں روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور انہیں کہنا پڑا کہ اب آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔''

(تقاریر جلسہ سالانہ 1926ء، انوار العلوم جلد 9 صفحہ 403)

پس یہ نمونے تھے جو پرانے صحابہؓ نے قائم کیے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ نے قائم کیے۔ پھر ہر خلافت کے دور میں یہ نمونے نظر آتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے ہی ایک دو اَور واقعات بیان کر دیتا ہوں۔ حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ مہاجر قادیان کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سالانہ جلسے پر حاضر ہوا تو میں نے عرض کی کہ میں نے خلوت میں، علیحدگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کچھ عرض کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اندر آ جاؤ۔ کہتے ہیں اتفاق سے وہ کھڑکی کھلی رہی جس دروازے سے اندر داخل ہوئے تھے وہ کھلا رہا اور میرے ساتھ اَور کئی احباب بھی اندر آ گئے۔ میں نے عرض کیا کہ والد صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے لڑکے کو اچھی اور اعلیٰ تعلیم دی ہے جب سے ملازم ہوا ہے ہماری کوئی خدمت نہیں کی۔ والد صاحب کا شکوہ ہے کہ بیٹے کو اتنی تعلیم میں نے دلوائی ہے ہماری خدمت کوئی نہیں کر رہا۔ مالی مدد کرنی چاہیے، نہیں کرتا۔ تو یہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عرض کیا کہ باپ یہ کہتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم دی اور خدمت کوئی نہیں کر رہے اور بیوی کہتی ہے کہ اچھا احمدی ہوا ہے کہ جو کچھ میرے پاس زیور تھا وہ بھی بک گیا۔ ہر چیز جا کے چندے میں دے دیتا ہے۔ شاید گھر کو چلانے کے لیے ان کو زیور بیچنا پڑتا ہو یا ضرورت کے وقت کوئی ایسی بات آ جاتی ہو جہاں زیور بیچنا ہو۔ اس بات پر بیوی کو شکوہ تھا۔ کہنے لگے کہ باپ کو بھی شکوہ ہے، بیوی کو بھی شکوہ ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اب میں قادیان آیا ہوں تو یہاں میں دیکھتا ہوں، یہاں کے نظارے دیکھ رہا ہوں کہ اس سلسلہ کی خدمت کے لیے آپ کے مرید ہزاروں روپیہ قربان کر دیتے ہیں اور آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوگنی تگنی تنخواہ دے تو میں آپ کی خدمت کر سکوں۔ ان شکووں کا ذکر کر کے پھر آپ کہتے ہیں کہ لوگوں کے نمونے جب دیکھتا ہوں تو میرے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ میں اس سے بڑھ کر دوں اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ ان کو دوسرے ملک میں ملازمت مل گئی اور تنخواہ بھی بڑھ گئی اور انہوں نے مالی مدد بھی کی اور اپنے گھر والوں کی مدد بھی کی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 15 صفحہ 105، روایت حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ)

وہ نیک لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسی کے نتیجہ میں اس زمانے میں یعنی وہ زمانہ بھی دنیاداری کا تھا جہاں دنیاداری غالب تھی پھر بھی وہ قربانیاں کر رہے تھے اور آج بھی یہ نمونے ہمیں دیکھنے میں نظر آتے ہیں جبکہ دنیاداری اس زمانے میں بڑھ کر غالب ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ بعض غریب آدمی کس طرح قربانی کیا کرتے تھے آج بھی ہمیں یہ نمونے نظر آتے ہیں۔ افریقہ کے بعض لوگ اپنے واقعات بھیجتے ہیں لیکن میں پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے غریب لوگوں کا نمونہ پیش کر دیتا ہوں۔

حضرت قاضی قمر الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سائیں دیوان شاہ کے بارے میں ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں میں بھی سائیں صاحب سے کبھی کبھی دریافت کیا کرتا تھا کہ آپ کو قادیان تشریف لے جانے کی کوئی خاص وجہ ہے۔ بہت زیادہ قادیان جایا کرتے تھے کیونکہ جہاں ان کا گاؤں تھا سائیں صاحب وہاں سے گزر کر جایا کرتے تھے۔ قاضی صاحب کے گاؤں سے گزر کر جاتے تھے اور رات وہیں بسر کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں سائیں دیوان شاہ نارووال کے رہنے والے تھے اور پیدل سفر کر کے قادیان جاتے تھے اور یہ کئی میل کا سفر تھا جو یہ طے کیا کرتے تھے۔ نارووال سے قادیان تک۔ وہ کہتے ہیں اگر بیچ میں سے بھی جائیں، شارٹ کٹ (short cut) کر کے بھی جائیں تب بھی قریباً سو میل کا فاصلہ ہوگا جو وہ پیدل سفر کرتے تھے۔ تو انہوں نے سائیں صاحب سے کہا۔ قادیان جانا کسی خاص وجہ سے ہے یا صرف شوقِ ملاقات میں جا رہے ہیں کہ جاؤں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مل لوں۔ تو سائیں صاحب کہتے ہیں کہ میں غریب آدمی ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ شوقِ ملاقات ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا۔ دوسرا یہ کہ میں غریب ہوں اور چندہ دے نہیں سکتا جس طرح امیر لوگ دیتے ہیں ہزاروں سینکڑوں میں۔ اس لیے جا رہا ہوں کہ مہمان خانہ کی چار پائیاں بناؤں گا اور میرے سر سے چندہ اتر جائے گا۔ یعنی چار پائیاں مفت بناؤں گا اور چندے کا بوجھ اتر جائے گا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 2 صفحہ 96، روایت حضرت قاضی قمر الدین صاحبؓ)

چندہ نہ دینے کی وجہ سے جو احساس رہتا ہے وہ بوجھ کم ہو جائے گا۔ یہ کام جو ہے چار پائیوں کے بُننے کا اس سے مجھے تسلی ہو جاتی ہے۔ پس میں لنگر خانے کی چار پائیاں بُن لیتا ہوں اور تسلی ہوتی ہے کہ مزدوری کا یہ کام کروں گا تو وہی میرا چندہ ہے۔

تو اس طرح کی روح تھی جو اس زمانے میں بھی غریبوں میں بھی پیدا تھی۔ اس زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں میں یہ روح پیدا کی ہوئی ہے۔ دور دراز رہنے والے ممالک کے لوگ جہاں چند سال پہلے احمدیت کا تعارف ہوا ہے ان لوگوں نے اسلام قبول کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''شہادت کا ابتدائی درجہ
خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 423)

طالبِ دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے ۞ پھل اِس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لَد گئے

موجوں سے اُس کی پردے وساوس کے پھٹ گئے ۞ جو کُفر اور فسق کے ٹیلے تھے کٹ گئے

طالب دعا: محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

ان کے مالی قربانیوں کے شوق کے بھی عجیب نظارے نظر آتے ہیں۔ چودہ سو سال پہلے کا جذبہ ان لوگوں میں بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن بعضوں کی مثالیں اپنے زمانے میں دی ہیں ان کا جذبہ ہمیں نظر آتا ہے۔ اور یہ وہ روح ہے جو آج جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد ایمان میں تازگی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

مارشل آئی لینڈ کے مبلغ نے لکھا کہ لادری آئزک (Isacc) صاحبہ ایک مخلص رکن ہیں اور جماعت کے لنگر چلانے کے لیے انتھک محنت کرتی ہیں۔ جہاں روزانہ دو وقت کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ آتی ہیں، پکاتی ہیں اور خدمت کرتی ہیں لیکن جب بھی انہیں تنخواہ ملتی ہے تو ان کا پہلا کام اپنے اور اپنے پانچ پوتے پوتیوں کی طرف سے مالی قربانی پیش کرنا ہوتا ہے اور ان کی وقفِ جدید کی قربانی جماعت میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ بڑے غریب گھر ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے گھروں کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بابرکت الفاظ یاد آجاتے ہیں کہ متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے جو دنیادار حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔

اسی طرح وہیں کی ایک اَور خاتون لورین (Loreen) صاحبہ ہیں یہ بھی مارشل آئی لینڈ میں جماعت کے لنگر میں کام کرتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے وقفِ جدید کے چندے کی یاددہانی کروائی کہ سال ختم ہو رہا ہے اور ہمارا چندہ پچھلے سال سے کم ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ جمعہ کے بعد لورین صاحبہ دفتر آئیں اور اپنے وقفِ جدید کا چندہ پیش کیا تاکہ ہم پچھلے سال کا ہدف حاصل کر سکیں یا اس سے زیادہ کر سکیں۔

قازقستان کے مبلغ سلسلہ ایان ابرائیف صاحب کے چندے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایان ابرائیف صاحب نے کہا کہ میں نے زندگی میں ایسا وقت بھی دیکھا ہے جب میرے پاس روٹی خریدنے کے لیے پیسے نہیں تھے۔ مجھے کھانے پینے کی چیزیں قرض لینا پڑتی تھیں اور میری بیوی متفکر رہتی تھی کہ ہم آگے کیسے زندگی گزاریں گے لیکن ان حالات میں بھی کہتے ہیں کہ میں نے چندہ ادا کرنا شروع کر دیا اور اب بھی میرا یہ اصول ہے کہ جب بھی میرے پاس پیسے آتے ہیں تو سب سے پہلے میں چندہ ادا کرتا ہوں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا عجیب حسنِ سلوک ہے میرے ساتھ کہ جب بھی میں چندہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے بہتر مالی وسائل سے نواز دیتا ہے اور میری بیوی بعض دفعہ یہ پوچھتی ہے کہ یہ پیسے کہاں سے آئے ہیں؟ تو میں اس کو یہی کہتا ہوں یہ سب چندے کی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ادھار نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جب تم مال کو میری خاطر خرچ کرو گے تو میں تمہیں دوں گا، بڑھا کے دوں گا اور اللہ تعالیٰ اپنا یہی وعدہ پورا کرتا ہے۔

کیمرون کے ایک شہر مروہ کے قریب ایک جماعت ہے، وہاں ایک دوست محمد یوسن صاحب ہیں کہتے ہیں میں بہت غریب تھا۔ لوگوں کے فارم پر کام کرتا تھا لیکن احمدی ہونے کے بعد میں نے چندہ دینا شروع کیا اور چندے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف میرے اس چندے کو قبول کیا بلکہ اس قدر نوازا کہ میرا اپنا فارم بن گیا اور یہ چیز مجھے تسلی دلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کر لیا ہے کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بے شمار نوازا اور مجھے فارم کا مالک بنا دیا۔ کہاں میں مزدوری کرتا تھا اور کہاں میں اب اپنے فارم کا مالک بن گیا ہوں۔

نائیجر ایک غریب جماعت ہے۔ وہاں کے مبلغ نے لکھا کہ ایک احمدی لاولی صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں ٹائیگر نَٹ (Tiger Nut) کاشت کرتا ہوں اور مَیں نے بتایا تو نہیں کہ اس کا دسواں حصہ چندے میں دے دوں گا لیکن دل میں ارادہ کیا ہوا تھا لیکن حالات ایسے ہوئے کہ کاشت کے بعد بارشیں بے شمار ہو گئیں اور فصل خراب ہونے کا خطرہ تھا۔ اس کے لیے پانی اتنا نہیں چاہیے ہوتا۔ اردگرد کے ہمسائے جو تھے ان کی فصلیں خراب ہو گئیں یا بہت کم ہوئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری فصل میں اتنی برکت ڈالی کہ جہاں لوگوں کو میرے سے زیادہ زمینوں پہ پانچ یا چھ بیگ ملتے تھے وہاں مجھے دس بیگ یا بوریاں حاصل ہوئیں بلکہ گیارہ بوریاں بھی میرے کھیتوں میں سے حاصل ہوتی رہیں اور ایسے حالات میں جبکہ فصل خراب ہو جائے تو قیمتیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں اور مارکیٹ میں پیسے انسان اچھے کما سکتا ہے لیکن انہوں نے پیسے کا لالچ نہیں کیا۔ انہوں نے دل میں اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا اور کسی کو نہیں بتایا تھا کیونکہ دل میں اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر لیا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کے لیے تیار ہو گئے اور اپنے وعدے کے مطابق وہ گیارہویں بوری جو تھی انہوں نے جماعت کو چندے میں دینی تھی وہ دے دی اور مال کی محبت ان پر غالب نہیں آئی۔ پس یہ وہ قربانی کرنے والے لوگ ہیں جو آج بھی ہمیں جماعت احمدیہ میں نظر آتے ہیں اور ہر ملک میں نظر آتے ہیں۔

گیمبیا کی ایک جماعت یوروباؤل ہے۔ وہاں کے صدر صاحب کہتے ہیں انہیں کہیں سے کچھ رقم ملی جو انہوں نے دو حصوں میں بانٹ دی۔ ایک حصہ چندے کے لیے رکھ دیا۔ دوسرا حصہ ذاتی استعمال کے لیے رکھ لیا۔ کہتے ہیں بدقسمتی سے جو ان کے ذاتی استعمال کی رقم تھی وہ گم گئی۔ اب ان کے پاس صرف چندے والی رقم باقی تھی جو وہ استعمال کر سکتے تھے لیکن باوجود ضرورت کے انہوں نے چندے کی رقم ذاتی طور پر استعمال نہیں کی۔ ان پر مال کی محبت غالب نہیں آئی اور انہوں نے کوئی بہانہ نہیں بنایا کہ وہ گم ہو گئی ہے تو اس لیے اس میں سے آدھا خرچ کر لوں۔ انہوں نے کہا نہیں جو رقم میں نے چندے کے لیے علیحدہ کر دی تھی وہ چندے میں ادا کروں گا اور کہتے ہیں وہ میں نے چندے میں ادا کر دی۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ عرصہ بعد وہی گمشدہ رقم ان کو مل گئی اور ان کی ضرورت پوری ہو گئی۔ ایسے حالات میں جب ضرورت ہوتی ہے تو مال کی محبت یقیناً بڑھتی ہے لیکن لوگوں کے عجیب اخلاص ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا بہرحال کرنا ہے۔ پھر ایک اور واقعہ ہے جہاں مال کی ضرورت اور مال کی محبت قربانی پر غالب نہیں آسکی۔

نائیجر میں ہی مراوی ریجن کی ایک جماعت ہے۔ ایک دوست احمد ثانی صاحب وہاں وقفِ جدید کا چندہ ادا کرنے والے ہیں۔ ہر سال بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ اس سال ریجن میں سیلاب کی وجہ سے فصلیں خراب ہو گئیں۔ خیال تھا کہ شاید اس لیے لوگ زیادہ چندہ نہیں ادا کر سکیں گے لیکن انہوں نے یعنی ثانی صاحب نے کہا کہ بیشک زیادہ بارشوں کی وجہ سے اور سیلاب کی وجہ سے فصلیں خراب ہو گئی تھیں۔ بیشک سیلاب کی وجہ سے فصلیں تو اچھی نہیں ہوئیں لیکن اس وجہ سے وہ چندے میں کمی نہیں کریں گے اور جتنا چندہ وہ پہلے دیتے تھے اس سے بڑھ کر انہوں نے دیا۔

پھر ایک اَور قصہ ہے کہ ضرورت کے باوجود قربانی کو ترجیح دی۔ نائیجر میں ایک جماعت ڈبسو (Dibsu) ہے۔ وہاں بارشیں کم ہوئیں جس کا فصلوں پر بہت برا اثر پڑا۔ کہیں بارشیں زیادہ ہو رہی ہیں، کہیں کم ہو رہی ہیں، آفات ہیں۔ ہماری اکثر جماعتیں جو افریقہ میں ہیں دیہاتی جماعتیں ہیں۔ دوسرے وہاں ملک کی سیاسی صورتحال بھی آجکل بہت خراب ہے۔ مہنگائی میں شدید اضافہ ہوا ہے۔ یہ صورتحال دیکھ کر معلم کہتے ہیں کہ مجھے پریشانی تھی کہ ان لوگوں کے پاس تو پیسے نہیں ہیں چندہ وہ کہاں سے دیں گے؟ لیکن جب گاؤں والوں کو بتایا کہ وقفِ جدید کا سال ابھی ختم ہو رہا ہے تو وہاں ایک شافعی صاحب ہیں شافعی اینگو صاحب انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہر سال ہم باقاعدگی سے چندہ دیتے ہیں اور کوئی ایسا سال نہیں ہوا جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑھ کر نہ لوٹایا ہو۔ اس لیے چندے کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں نوازتا ہے اور ہمارے معاشی حالات بھی ٹھیک ہوتے ہیں۔ باوجود تنگی کے ہم بہتر ہوتے ہیں اس لیے ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے ہم چندہ ادا کریں گے اور انہوں نے ادا کیا۔ یہاں بھی وہی بات ہے کہ مال کی محبت ان پر غالب نہیں آئی۔

تنزانیہ میں ایک دوست ابراہیم صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں، جب مجھے چندے کی برکت کا علم ہوا تو میں نے ہر ماہ ایک مخصوص حصہ مالی قربانی کے لیے مقرر کر دیا اور اس کی برکت سے میرے کام میں اضافہ ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ میرے رزق میں اضافہ کرتا رہا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ چندے کے لیے معلم نے مجھے کہا تو میرے پاس کچھ رقم تھی جو میں نے ایک کام کے لیے رکھی ہوئی تھی۔ کاروبار تھا اس کے لیے وہ رقم رکھی ہوئی تھی لیکن تحریک ہونے پر میں نے وہ چندے میں دے دی اور اگلے دن فون کر کے اس مال بیچنے والے کو، جس سے میں نے خریدنا تھا میں نے کہا کہ میرے پاس اب پیسے نہیں ہیں اس لیے میں تمہارے سے مال نہیں اٹھا سکوں گا جو میں نے لینا تھا۔ اس پر اس نے مجھے کہا کہ کوئی بات نہیں تمہارا مال جو تم نے لینا تھا اس کی آدھی رقم تو ادا ہو چکی ہے اور باقی پیسے تم بعد میں دے دینا۔ کہتے ہیں مجھے یہ تو نہیں پتہ کہ یہ آدھی رقم کہاں سے ادا کی، کس نے ادا کی، آج تک مجھے یہ راز سمجھ نہیں آیا۔ تو اللہ تعالیٰ کبھی اس طرح بھی مدد کر دیتا ہے کہ پتہ ہی نہیں لگتا۔ بعضوں کو اللہ تعالیٰ نے مالی قربانیاں کرنے سے نوکریاں دلوا دیں۔

چیک ریپبلک سے ایک خادم بتاتے ہیں۔ وہاں چیک ریپبلک کے لوکل آدمی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مجھے مالی قربانی کا فلسفہ سمجھا رہا ہے۔ کہتے ہیں مجھے مالی قربانی کی بدولت ایک نئی روحانی زندگی عطا ہوئی ہے۔ میں اپنے ساتھی طلبہ کو دیکھتا ہوں وہ پریشانیوں میں گرفتار ہیں لیکن میں بڑے سکون میں ہوں۔ جہاں ہر ایک پیسے جمع کرنے میں مصروف ہے وہاں خدا کے فضل سے میری عادت یہ بن چکی ہے کہ جو بھی پیسہ ہاتھ میں آتا ہے وہ خدا کی راہ میں قربان کر دیتا ہوں۔ میرے دوست کہتے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے مگر میرا خدا گواہ ہے کہ میری زندگی اس سے وابستہ ہے۔ کہتے ہیں میں اپنی فیلڈ میں نوکری کی تلاش میں تھا، مشکل پیش آرہی تھی۔ خدا کے فضل سے چندے کی برکت سے وہ دور ہو گئی۔ رہائش نہیں تھی، اللہ تعالیٰ نے رہائش کا انتظام فرما دیا۔ کہتے ہیں کہ پہلے میری جیب ہر وقت خالی رہتی تھی لیکن اب میری جیب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر وقت بھری رہتی ہے۔ چندے بھی دیتا ہوں تو اللہ تعالیٰ پھر کہیں سے بھر دیتا ہے۔

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

”قوم بننے کیلئے یگانگت
اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 05؍دسمبر 2014ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

”وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں
اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍مئی 2015)

طالب دعا: بی۔ ایس۔ عبد الرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

انڈیا سے وہاں کے ایک انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ ایک دوست ہیں ان کا وقف جدید کا چندہ چوبیس ہزار تھا۔ چند دن رہ گئے تھے انہوں نے کہا کہ میرے پاس کچھ رقم ہے لیکن ایک اہم کام میں میں نے یہ رقم دینی ہے۔ تو انہیں میں نے کہا کہ یہ وقفِ جدید کے سال کا آخر ہے۔ آپ دیکھ لیں جو بھی آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ ابھی دینی ہے یا بعد میں دینی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اللہ پر توکل کرتا ہوں اور رقم چندے کی ادائیگی میں دے دی۔ دوسرے دن ہی موصوف کا فون آیا کہ کاروبار کی ایک بہت بڑی رقم کہیں پھنسی ہوئی تھی وہ اچانک مل گئی ہے اور پوری رقم تو نہیں ملی لیکن اس میں سے پچاس ہزار مل گئے ہیں اور باقی کا بھی دینے والے نے وعدہ کیا ہے کہ جلدی دے دوں گا۔ تو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے ان کو کہا کہ اچھا تم میری خاطر مال کی محبت کو چھوڑ رہے ہو اور ذاتی ضروریات کو چھوڑ رہے ہو، جماعتی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہو تو میں تمہاری مدد کرتا ہوں تو اس طرح اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جو اخراجات ہو رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح فرمایا کہ کوئی دنیا میں نبی نہیں گزرا جس نے جماعتی نظام کو چلانے کے لیے مالی تحریک نہ کی ہو۔ جماعت احمدیہ میں بھی جماعتی نظام کو چلانے کے لیے تحریکات کرنی پڑتی ہیں۔ تحریک جدید اور وقفِ جدید کے جو چندے ہیں وہی خلاصۂ مرکز میں آتے ہیں باقی تو مقامی ملکوں میں ہی خرچ ہو جاتا ہے لیکن افریقن ممالک میں اتنے لوگ امیر نہیں ہیں باوجود اس کے وہ چندہ دیتے ہیں لیکن اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ ہمارے دنیا میں جتنے مشن ہاؤس ہیں، مساجد ہیں جو چل رہی ہیں۔ افریقہ میں اس وقت 7ہزار 953 مساجد بن چکی ہیں اور 306 مساجد زیر تعمیر ہیں اور اسی طرح ہر سال درجنوں مساجد کا منصوبہ بنایا جاتا ہے۔ 1860 مشن ہاؤس چل رہے ہیں۔ کچھ کرائے پہ بھی ہیں، کچھ اپنے ہیں۔ مرکزی مبلغین چار سو کی تعداد میں ہیں جو وہاں کام کر رہے ہیں۔ دو ہزار سے زیادہ معلمین کام کر رہے ہیں۔

پھر قادیان ہے، پھر ساؤتھ امریکہ کے ملکوں میں، جزائر میں مرکز سے خرچ کیا جاتا ہے وہاں ان کے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ مشن کے اخراجات پورے کرنے کے لیے running expenditure بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

لٹریچر کی تقسیم کے لیے اخراجات ہیں۔ لٹریچر بھی بعض دفعہ یہاں سے بھجوایا جاتا ہے۔ بڑی کتابوں کے علاوہ اکثر ان میں سے بھی بہت ساری کتابیں مفت تقسیم ہوتی ہیں، چھوٹا لٹریچر تو مفت ہوتا ہے۔ کچھ لٹریچر کی وہاں اشاعت بھی ہوتی ہے۔ تو یہ ساری رقمیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خرچ کے لیے دیتا چلا جاتا ہے۔ بعض دفعہ سمجھ نہیں آتی کہ اتنے وسیع پروگرام ہیں، اتنے اخراجات ہو رہے ہیں اور آمد تھوڑی ہے۔ اب تحریک جدید اور وقفِ جدید کے چندے کو اگر ملالیں جو خلاصۂ مرکز میں آتا ہے تو وہ تقریباً تیس اکتیس ملین پاؤنڈ بنتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی یہ خرچ ہو رہا ہے۔ 106 ممالک کے مشنز کو جو سالانہ گرانٹ دی جا رہی ہے وہی تقریباً اس کے برابر ہے۔

پھر جامعات ہیں، ان میں کئی ملین خرچ ہوتے ہیں، ان کی گرانٹ دی جاتی ہے۔ ایم ٹی اے ہے، اس پر کئی ملین خرچ ہوتے ہیں۔ پھر مرکز کے اخراجات ہیں تو یہ خرچ اللہ تعالیٰ اس طرح پورے کرتا ہے کہ سمجھ نہیں آتی کہ کس طرح پورے کر رہا ہے۔

بعض دفعہ یہ خیال آتا ہے کہ شاید بہت زیادہ اخراجات ہیں، کس طرح پورے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اخراجات پورے کرتا چلا جاتا ہے اور اس میں کبھی کمی نہیں آنے دیتا۔ یہ مشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہیں۔ ان پہ کام ہو رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا تھا کہ مال تو میں تجھے دوں گا اور وہ مال اللہ تعالیٰ دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کو صحیح مصرف میں لانے کی بھی توفیق ہمیشہ دیتا رہے، صحیح خرچ کرنے کی توفیق دے اور اس میں کبھی کسی قسم کی بے قاعدگی نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”تمہارے لیے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لیے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لیے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلوتہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لیے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 497-498)

پس یہ وہ احساس ہے، یہ وہ سوچ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت میں پیدا کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ایک سو تیس پینتیس سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود یہ جذبہ جماعت احمدیہ کے افراد میں موجود ہے جو نوجوانوں میں بھی اور نئے آنے والوں میں بھی ہے اور وہ قربانیاں کرتے چلے جا رہے ہیں جن کے چند واقعات میں نے بیان کیے ہیں کہ کس طرح انہوں نے اس روح کو سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دیتا ہے اور اس کے لیے وہ ہر قربانی کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے۔

اس کے ساتھ ہی میں ایک رپورٹ بھی پیش کروں گا جو اس سال وقفِ جدید کے چندے کی رپورٹ ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے کس حد تک قربانیاں دی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا ستاسٹھواں سال اکتیس دسمبر کو ختم ہوا ہے اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے ایک کروڑ 36 لاکھ 81 ہزار پاؤنڈ یعنی تقریباً چودہ ملین کی مالی قربانی پیش ہوئی ہے۔ یہ وصولی گذشتہ سال سے 7 لاکھ 36 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ۔ اس کے ساتھ ہی نئے سال کا بھی اعلان کرتا ہوں۔

اور اس میں قربانیوں کے لحاظ سے، رقموں کے لحاظ سے اول نمبر پر برطانیہ ہے ان کا اور کینیڈا کا بڑا سخت مقابلہ ہے۔ کینیڈا نے بھی بہت اضافہ کیا ہے اپنی قربانیوں میں لیکن برطانیہ سے ابھی پیچھے ہی ہیں۔ پھر نمبر تین پہ جرمنی ہے۔ پھر امریکہ۔ پھر بھارت۔ پھر آسٹریلیا۔ مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے اور پھر مڈل ایسٹ کی جماعت ہے۔ پھر بیلجیئم ہے۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو جماعتیں ہیں ان میں گھانا نمبر ایک پہ ہے۔ پھر ماریشس ہے۔ پھر نمبر تین پہ برکینا فاسو ہے۔ یہاں بھی حالات بہت مخدوش ہیں لیکن اس کے باوجود قربانیاں دے رہے ہیں۔ ان کی بہت جگہوں کی تو ابھی رپورٹس بھی نہیں آسکیں کیونکہ رابطے نہیں تھے۔ پھر تنزانیہ ہے۔ پھر لائبیریا ہے۔ گیمبیا ہے۔ نائیجیریا۔ سیرالیون۔ بینن اور کونگو کنشاسا۔

وقفِ جدید کے مالی نظام میں شامل ہونے والوں کی تعداد جو رپورٹیں آئی ہیں اس کے مطابق پندرہ لاکھ 51 ہزار ہے اور گذشتہ سال سے چندہ دینے والوں میں جو اضافہ ہوا ہے ان میں باوجود خراب حالات کے پاکستان کے لوگوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ نائیجیریا۔ کیمرون۔ سیرالیون۔ گیمبیا اور کانگو برازاویل۔

برطانیہ کی جو دس بڑی جماعتیں ہیں قربانی کرنے والوں کی ان میں فارنہم (Farnham) نمبر ایک پر ہے۔ پھر ووسٹر پارک (Worcester Park)۔ پھر اسلام آباد۔ پھر والسال (Walsall)۔ پھر آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot South)۔ ایش (Ash)۔ چیم ساؤتھ (Cheam South)۔ جلنگھم (Gillingham)۔ آلڈرشاٹ نارتھ (Aldershot North)۔ یول (Ewell)۔

پہلی پانچ ریجنز جو ہیں ان میں پہلے نمبر پہ ریجن اسلام آباد ہے۔ پھر بیت الفتوح۔ پھر مڈلینڈز (Midlands)۔ پھر مسجد فضل۔ پھر بیت الاحسان۔

دفتر اطفال یہ وقفِ جدید کا علیحدہ ہوتا ہے۔ اس میں پہلی دس جماعتیں جو ہیں وہ نمبر ایک پہ آلڈرشاٹ نارتھ (Aldershot North)۔ فارنہم (Farnham)۔ ایش (Ash)۔ آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot South)۔ بورڈن۔ چیم ساؤتھ۔ اسلام آباد۔ روہیمپٹن ویل (Roehampton Vale)۔ مانچسٹر نارتھ۔ والسال۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی امارتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ وان (Vaughan)۔ پھر کیلگری (Calgary)۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ پھر وینکوور (Vancouver)۔ ٹورنٹو ویسٹ۔ بریمپٹن ایسٹ (Brampton East) پھر ٹورنٹو۔ اور کینیڈا کی دس بڑی جماعتیں جو ہیں ان میں ہملٹن نمبر ایک پر۔ پھر ایڈمنٹن ویسٹ۔ پھر ہملٹن ماؤنٹین۔ پھر ملٹن ویسٹ (Milton West)۔ پھر بیت الرحمٰن سسکاٹون۔ ڈرہم ویسٹ (Durham West)۔ رجائنا (Regina)۔ مونٹریال ویسٹ۔ پھر بیت العافیت سسکاٹون۔ وینی پیگ۔ ایرڈری۔ لائیڈمنسٹر۔ نیوفاؤنڈ لینڈ (Newfoundland) اور دفتر اطفال میں جو نمایاں امارتیں ہیں وہ ہیں وان (Vaughan) نمبر ایک پر۔ پھر ٹورنٹو ویسٹ (Toronto West)۔ وینکوور (Vancouver)۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ کیلگری (Calgary)۔ مسی ساگا (Mississauga)۔ بریمپٹن ایسٹ۔ بریمپٹن ویسٹ۔ ٹورنٹو۔

جماعتوں میں دفتر اطفال میں نمبر ایک پہ ڈرہم ویسٹ (Durham West)۔ حدیقہ احمد۔ بریڈ فورڈ ایسٹ۔ مونٹریال ویسٹ (Montreal West)۔ ہملٹن ایسٹ۔ ہملٹن۔ ہملٹن ماؤنٹین (Hamilton Mountain)۔ اسفیل۔ ملٹن ویسٹ (Milton-West)۔ ونڈسر۔

جرمنی کی پانچ لوکل امارتیں جو ہیں ان میں ہیمبرگ (Hamburg) نمبر ایک پر۔ پھر فرینکفرٹ (Frankfurt)۔ ویزبادن (Wiesbaden)۔ گروس گیراؤ (Gross-Gerau)۔ ریڈشٹڈ (Riedstadt)۔

دس جماعتیں جو ہیں۔ (پہلی امارات تھیں) یہ جماعتیں ہیں روڈگاؤ (Rodgau)۔ نیڈا (Nidda)۔ روڈرمارک (Rodermark)۔ فلورس ہائم (Florsheim)۔ نوئی ویڈ (Neuwied)۔ کوبلنز (Koblenz)۔ وائن گارٹن (Weingarten)۔ پنی برگ (Pinneberg)۔ برلن۔ نوئس (Neuss)۔

دفتر اطفال میں پانچ ریجن جو ہیں ان میں نمبر ایک پر ویز بادن۔ پھر ہیمبرگ۔ ہیسن زود ایسٹ۔ ویسٹ فالن۔ ڈیٹسن باخ۔

امریکہ کی دس جماعتیں میری لینڈ (Maryland) نمبر ایک پر۔ لاس اینجلس (Los Angeles) نمبر دو پر۔ نارتھ ورجینیا۔ سیلیکون ویلی (Silicon Valley)۔ سیئیٹل (Seattle)۔ ڈیٹرائٹ۔ شکاگو۔ ڈیلس۔ ساؤتھ ورجینیا۔ ہاؤسٹن (Houston)۔

اطفال کے لحاظ سے ان کی دس جماعتیں یہ ہیں۔ نمبر ایک پر سیئیٹل (Seattle)۔ پھر فلاڈلفیا۔ نارتھ ورجینیا۔ جارجیا۔ کیرولائنا۔ شکاگو۔ آسٹن۔ ڈیلس۔ اوش کوش۔ ڈیٹرائٹ۔ میری لینڈ۔

پاکستان نے اللہ کے فضل سے یہاں بھی اپنے لحاظ سے تو بہت محنت کی ہے اور قربانیاں کی ہیں۔ اس میں نمبر ایک پر یہاں لاہور ہے۔ پھر نمبر دو پر ربوہ۔ پھر نمبر تین پر کراچی۔ اور اضلاع کی پوزیشن جو ہے بالغان کی وہ ہے اسلام آباد نمبر ایک۔ سیالکوٹ نمبر دو۔ فیصل آباد۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ سرگودھا۔ عمر کوٹ۔ ملتان۔ حیدر آباد۔ میر پور خاص۔

پہلی دس جماعتیں جو ہیں نمبر ایک پر اسلام آباد۔ پھر ٹاؤن شپ (لاہور)۔ دارالذکر (لاہور)۔ عزیز آباد (کراچی)۔ علامہ اقبال ٹاؤن (لاہور)۔ پھر سمن آباد (لاہور)۔ بیت الفضل (فیصل آباد)۔ ملتان شہر۔ دہلی گیٹ (لاہور)۔ گوجرانوالہ شہر۔

اطفال میں جو تین بڑی جماعتیں ہیں نمبر ایک پر لاہور۔ نمبر دو پر ربوہ۔ نمبر تین پر کراچی اور دفتر اطفال میں اضلاع کی پوزیشن یہ ہے کہ اسلام آباد نمبر ایک۔ پھر سیالکوٹ۔ پھر نارووال۔ عمر کوٹ۔ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ۔ میر پور خاص۔ گجرات۔ حیدر آباد۔ شیخو پورہ۔ بعض غیر معمولی مساعی کرنے والی مجالس جماعتیں بھی ہیں۔

بھارت کی پہلی دس جماعتوں میں۔ صوبہ جات میں۔ کیرالہ نمبر ایک پر۔ پھر تامل ناڈو۔ جموں کشمیر۔ پھر کرناٹکا۔ تلنگانہ۔ اڈیشہ۔ پنجاب۔ ویسٹ بنگال۔ مہاراشٹرا۔ اتر پردیش۔

دس جماعتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک پر کوئمبٹور۔ نمبر دو پر قادیان۔ پھر حیدر آباد۔ پھر کالی کٹ۔ منجیری۔ بنگلور۔ میلا پالایام (Melapalayam)۔ کولکتہ۔ کیرنگ۔ کیرولائی۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں جو ہیں نمبر ایک پر کاسل ہل (Castle Hill)۔ پھر ملبرن لانگ وارن (Melbourne Langwarrin)۔ مارسڈن پارک (Marsden Park)۔ پھر ملبرن کلائیڈ (Melbourne Clyde)۔ لوگن ایسٹ (Logan East)۔ ملبرن بیروک (Melbourne Berwick)۔ پینرتھ (Penrith)۔ پرتھ (Perth)۔ ایڈیلیڈ ویسٹ (Adelaide West)۔

بالغان میں آسٹریلیا کی جماعتیں جو ہیں کاسل ہل نمبر ایک پر۔ پھر ملبرن لانگ وارن۔ مارسڈن پارک۔ لوگن ایسٹ۔ ملبرن بیروک۔ ملبرن کلائیڈ۔ پینرتھ۔ پرتھ۔ ایڈیلیڈ ویسٹ اور بلیک ٹاؤن۔

اطفال میں ان کے ہیں ملبرن لانگ وارن۔ پرتھ۔ پلمپٹن۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ۔ ملبرن کلائیڈ۔ پینرتھ۔ ملبرن ویسٹ۔ مارسڈن پارک۔ برزبن سینٹرل اور ملبرن بیروک۔

اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ یہ بھی دعا کریں کہ یہ 2025ء کا سال جماعت کے لیے برکتوں والا سال ہو۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

پاکستان میں جو شدت پسند گروہ ہیں اور ان کے جو یہ ٹولے ہیں ان کو وقتاً فوقتاً ابال آتا رہتا ہے اور بعض جگہ جماعت کی مخالفت میں، بعض جگہ قانون کی آڑ میں یہ ہر قسم کا ظلم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ نہ قبرستان محفوظ ہیں نہ گھر محفوظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کی پکڑ کے سامان جلد فرمائے۔ احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ ربوہ میں بھی ان لوگوں کی بڑی نظر رہتی ہے۔ اس کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ فرماتا رہے۔

درود شریف اور بعض دعاؤں کی طرف میں نے کچھ عرصہ پہلے توجہ دلائی تھی۔ اس طرف دنیا کا ہر احمدی اور پاکستان کے احمدی بھی خاص توجہ رکھیں۔

بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی شدت پسندوں کے شر سے محفوظ رکھے اور شام میں بھی اب نئی حکومت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی احمدیوں کو ہر قسم کے شر سے بچائے۔ اپنی حفاظت میں رکھے۔ اسی طرح دوسرے ممالک ہیں، افریقہ کے ممالک ہیں ہر جگہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے لیے خاص طور پر خود بھی بہت دعائیں کرے۔ اپنے ملکوں کے لیے بھی اور پاکستان کے جو باہر بسنے والے ہیں پاکستان کے لیے بھی۔

دنیا کے عمومی حالات اور جنگوں کی صورتحال کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بداثرات سے ہر معصوم اور مظلوم کو بچائے۔ نئے سال پر یہ لوگ بڑے جشن مناتے ہیں۔ بڑے فائر ورکس ہوتے ہیں۔ پھلجھڑیاں اڑائی جاتی ہیں لیکن ہر ایک صرف اپنی خوشیاں دیکھتا ہے۔ دوسروں کے درد کا انہیں احساس نہیں ہے۔ غریب لوگ جو ہیں، غریب قومیں جو ہیں، مظلوم لوگ جو ہیں ان پر طاقتور قومیں ظلم کرتی چلی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سال میں ان سب طاقتوں کے منصوبے، طاقتور قوموں کے منصوبے بھی خاک میں ملا دے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ہم دنیا میں قائم ہوتا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (الفضل انٹرنیشنل ۲۴ جنوری ۲۰۲۵ صفحہ ۱ تا ۸)

☆......☆......☆ ☆......☆......☆

بقیہ وصایا از صفحہ نمبر 19

پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شمس الدین   العبد : طٰہٰ   گواہ : راشد

مسل نمبر 12122: میں Alaa Odeh بنت مکرم عابد الحکیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 17 مئی 2000ء پیدائشی احمدی ساکن: Kaberem، کبابیر حیفا اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 13 نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نیکلس، کان کی بالی، ہاتھ کا بریسلٹ (تمام زیورات 12 گرام 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5,000 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد   الامۃ : Alaa   گواہ : عابد الحکیم

مسل نمبر 12123: میں احمد ولد مکرم راشد اودے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش: 14 اپریل 2005ء پیدائشی احمدی ساکن: کبابیر حیفا اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 23 نومبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4,500 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شمس الدین   العبد : احمد   گواہ : راشد

مسل نمبر 12124: میں محی الدین ولد مکرم غنیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر تاریخ پیدائش: 15 مئی 1994ء پیدائشی احمدی ساکن: فلسطین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15 ستمبر 2023ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ گولڈن دینار (ایک دینار کی قیمت لگ بھگ -/300 جارڈن دینار)، 681 جارڈن دینار۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3,000 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد   العبد : محی الدین   گواہ :Muad

مسل نمبر 12125: میں فرحہ بنت مکرم Talaat Odeh صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 26 جولائی 2007ء پیدائشی احمدی ساکن: Kabirim 35 حیفا کبابیر اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30 نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد   الامۃ : فرحہ   گواہ : راشد

مسل نمبر 12126: میں Fatina بنت مکرم Manna صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن: Kabireem st 74 حیفا اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9 مارچ 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بریسلٹ 14 کیریٹ، نیکلس چین 18 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5,000 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :Manna   الامۃ :Fatina   گواہ : راشد

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

(بقیہ)

مگر ابھی زید مدینہ میں پہنچے نہیں تھے کہ قبیلہ بنوضبیب کے لوگوں کو جو قبیلہ بنوجذام کی شاخ تھے زید کی اس مہم کی خبر پہنچ گئی اور وہ اپنے رئیس رفاعہ بن زید کی معیّت میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور ہماری بقیہ قوم کے لئے امن کی تحریر ہو چکی ہے تو پھر ہمارے قبیلہ کو اس حملہ میں کیوں شامل کیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں یہ درست ہے مگر زید کو اس کا علم نہیں تھا اور پھر جو لوگ اس موقع پر مارے گئے تھے ان کے متعلق آپؐ نے بار بار افسوس کا اظہار کیا۔ اس پر رفاعہ کے ساتھی ابوزید نے کہا یا رسول اللہ! جو لوگ مارے گئے ہیں ان کے متعلق ہمارا کوئی مطالبہ نہیں یہ ایک غلط فہمی کا حادثہ تھا جو ہو گیا۔ مگر جو لوگ زندہ ہیں اور جو ساز و سامان زید نے ہمارے قبیلہ سے پکڑا ہے وہ ہمیں واپس مل جانا چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں یہ بالکل درست ہے اور آپؐ نے فوراً حضرت علیؓ کو زید کی طرف روانہ فرمایا اور بطور نشانی کے انہیں اپنی تلوار عنایت فرمائی اور زید کو کہلا بھیجا کہ اس قبیلہ کے جو قیدی اور اموال پکڑے گئے ہیں وہ چھوڑ دئے جائیں۔ زید نے یہ حکم پاتے ہی فوراً سارے قیدیوں کو چھوڑ دیا اور غنیمت کا مال بھی واپس لوٹا دیا۔

اس سریہ کی تاریخ کے متعلق ایک اِشکال ہے جس کا ذکر ضروری ہے۔ ابن سعد اور اس کی اتباع میں دیگر اہل سیر نے اس سریہ کی تاریخ جمادی الآخرۃ ۶ ہجری لکھی ہے اور اسی کو صحیح قرار دیا ہے مگر علامہ ابن قیّم نے زادالمعاد میں تصریح کی ہے کہ یہ سریہ ۷ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد ہوا تھا اور غالباً ابن قیّم کے قول کی بنیاد یہ ہے کہ اس سریہ کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ دحیہؓ کلبی قیصر سے مل کر مدینہ کو واپس آرہے تھے کہ انہیں راستہ میں بنوجذام نے لوٹ لیا اور یہ مسلّم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دحیہ کو قیصر کی طرف خط دے کر صلح حدیبیہ کے بعد بھجوایا تھا اس لئے یہ واقعہ کسی صورت میں حدیبیہ سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ یہ دلیل اپنی ذات میں بالکل صاف اور واضح ہے اور اس کی روشنی میں ابن سعد کی روایت یقیناً قابل ردّ قرار پاتی ہے۔ مگر خاکسار کی رائے میں ایک توجیہہ ایسی ہے جسے علامہ ابن قیّم نے نظر انداز کر دیا ہے اور وہ یہ کہ ممکن ہے کہ قیصر کی ملاقات کے لئے دحیہ شام میں دو دفعہ گئے ہوں۔ یعنی پہلی دفعہ وہ صلح حدیبیہ سے قبل از خود تجارتی غرض کے لئے گئے ہوں اور قیصر سے بھی ملے ہوں۔ اور دوسری دفعہ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت ﷺ کا خط لے کر گئے ہوں اور آنحضرت ﷺ نے انہیں قیصر کی طرف پیغامبر بننے کے لئے اسی غرض سے چنا ہو کہ وہ پہلے قیصر سے مل چکے ہیں۔ اس توجیہہ کی تائید اس طرح بھی ہوتی ہے کہ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ اس سفر میں دحیہ کے پاس تجارتی سامان تھا اور صلح حدیبیہ کے بعد والے سفر میں بظاہر تجارتی سامان کا تعلق نظر نہیں آتا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دحیہ کا یہ سفر محض تجارتی غرض سے ہو اور ابن سعد کے راوی نے اس کے دوسرے سفر کے ساتھ اس سفر کو خلط کر کے قیصر کی ملاقات اور خلعت کے ذکر کو قیاساً شامل کر لیا ہو۔ واللہ اعلم

❁ سریہ زید بن حارثہ بطرف وادی القریٰ رجب ۶ ہجری

سریہ حِسُمی کے قریباً ایک ماہ بعد آنحضرت ﷺ نے پھر زید بن حارثہ کو وادی القریٰ کی طرف روانہ فرمایا۔ جب زید کا دستہ وادی القُریٰ میں پہنچا تو بنوفزارہ کے لوگ ان کے مقابلہ کے لئے تیار تھے۔ چنانچہ اس معرکہ میں متعدد مسلمان شہید ہوئے اور خود زید کو بھی سخت زخم آئے مگر خدا نے اپنے فضل سے بچا لیا۔

وادی القریٰ جس کا اس سریہ میں ذکر ہوا ہے وہ مدینہ سے شمال کی طرف شامی راستہ پر ایک آباد وادی تھی جس میں بہت سی بستیاں آباد تھیں اور اسی واسطے اس کا نام وادی القُریٰ پڑ گیا تھا۔ یعنی بستیوں والی وادی۔ اور ہم آگے چل کر دیکھیں گے کہ اس وادی میں بعض یہودی قبائل بھی آباد تھے جو خیبر کے بعد آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر مفتوح ہوئے۔

❁ زید بن حارثہ کی امارت پر لوگوں کا اعتراض اور آنحضرت ﷺ کا جواب

گزشتہ چار پانچ مہموں میں زید بن حارثہ کی کمان کا ذکر آیا ہے۔ ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ زید ایک آزاد کردہ غلام تھے اور قرآنی حکم کے نزول سے قبل آنحضرت ﷺ نے انہیں اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا اور ان کی وفات تک جو ۸ ہجری میں غزوہ موتہ میں ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں متعدد مہموں کا امیر مقرر فرمایا اور بڑے بڑے صحابہ کو ان کی ماتحتی میں رکھا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے اسامہ سے بھی آپؐ کو خاص محبت تھی۔ چنانچہ اکثر صحابہ کو خیال تھا کہ اسامہ جس بے تکلفی اور آزادی سے آنحضرت ﷺ سے بات کر لیتے ہیں وہ کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ اسامہ کو بھی آپؐ نے متعدد مہموں میں امیر مقرر فرمایا اور بعض بڑے بڑے صحابہ کو ان کی ماتحتی میں رکھا اور جب اس پر بعض نو آموز مسلمانوں نے اسامہ کے نسب کی وجہ سے اعتراض کیا تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا تم اسامہ سے پہلے زید کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو مگر اسلام میں صرف ذاتی اہلیت دیکھی جاتی ہے۔ اور خدا کی قسم جس طرح زید امارت کا اہل تھا اسی طرح اس کا بیٹا اسامہ بھی امارت کا اہل ہے اور مجھے یہ دونوں نہایت درجہ محبوب ہیں۔ اس ارشاد نبوی پر جو اسلام کی حقیقی مساوات کا حامل تھا صحابہ کی گردنیں جھک گئیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اسلام میں کسی شخص کا غلام یا غلام زادہ ہونا یا بظاہر کسی ادنیٰ طبقہ سے تعلق رکھنا اس کی ترقی کے رستہ میں حارج نہیں ہو سکتا۔ اور اصل معیار بہر صورت تقویٰ اللہ اور ذاتی قابلیت پر مبنی ہے۔

مساوات اسلامی پر ایک مختصر نوٹ

اس جگہ ایک مختصر سا نوٹ اسلامی مساوات کے متعلق سپرد قلم کرنا بے موقع نہ ہو گا۔ کیونکہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس کے متعلق اکثر لوگوں میں غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ یعنی جہاں ایک طبقہ نے اسلامی مساوات کے یہ معنی سمجھ رکھے ہیں کہ اسلام میں سب چھوٹے بڑے ہر جہت سے برابر ہیں اور اسلام کسی صورت میں کسی شخص کے امتیاز یا بڑائی کو تسلیم نہیں کرتا اور تمام امتیازات کو مٹا کر ہر شخص کو ہر لحاظ سے ایک لیول پر کھڑا کرنا چاہتا ہے وہاں ایک دوسرے طبقہ نے اسلام میں بھی اسی رنگ کے ناگوار طبقے بنا رکھے ہیں جو اکثر دوسری قوموں میں پائے جاتے ہیں اور ان طبقات کے علیحدہ علیحدہ حقوق قرار دے دئے گئے ہیں۔ بلکہ ان طبقات کے اندر کی خلیج کو وسیع تر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ صحیح اسلامی تعلیم کی رو سے یہ دونوں خیالات افراط و تفریط کے طریق پر غلط اور نادرست ہیں بلکہ اصل اسلامی تعلیم یہ ہے کہ جہاں تک حقوق اور ذرائع ترقی کے حصول کا سوال ہے سب لوگ برابر ہیں اور کسی فرد یا کسی جماعت کو کسی دوسرے فرد یا کسی دوسری جماعت پر کسی رنگ میں فضیلت حاصل نہیں اور اس جہت سے اسلام میں قطعاً کوئی درجے یا طبقے پائے نہیں جاتے بلکہ پوری پوری مساوات ہے، لیکن دوسری طرف اگر کوئی شخص کسی جائز وجہ سے کوئی دینی یا دنیوی ترقی اور بڑائی حاصل کر لیتا ہے تو حقوق کے معاملہ کو الگ رکھتے ہوئے جس میں بہر حال سب برابر ہیں اسلام عام تعلقات میں ایسے شخص کی حاصل شدہ بڑائی اور ترقی کو تسلیم کرتا ہے اور اسے اس کے جائز مرتبہ سے گرا کر ظلم اور حق تلفی کے طریق کو اختیار نہیں کرتا۔ خلاصہ یہ کہ جہاں ایک طرف اسلام نے سب بنی نوع آدم کو حقوق اور ذرائع ترقی کے حصول کے معاملہ میں ایک لیول یعنی ایک سطح پر کھڑا کیا ہے اور کسی ناواجب نسلی اور قومی یا خاندانی یا انفرادی امتیاز کو تسلیم نہیں کیا وہاں افراد اور قوموں کی حاصل شدہ بڑائی اور ترقی کو جبر و تشدد کے رنگ میں مٹایا بھی نہیں اور انہیں ان کی محنت یا خوش بختی کے ثمرہ سے محروم نہیں کیا البتہ اس صورت میں گرے ہوئے لوگوں کو اٹھانے کے لئے مؤثر تدابیر ضرور اختیار کی ہیں اور یہی وہ اعلیٰ اور وسطی طریق ہے جسے نظر انداز کر کے دنیا آج کل مختلف قسم کے فتنوں کا شکار بن رہی ہے اور اس زمانہ کی سرمایہ داری اور اشتراکیت انہی فتنوں سے پیدا شدہ انتہائیں ہیں جن میں سے ایک میں افراط کی صورت پیدا ہو گئی ہے اور دوسری میں تفریط کی۔

❁ اسلامی مساوات کا اصولی نظریہ

اسلامی مساوات کے فلسفہ کا نچوڑ اور خلاصہ چند قرآنی آیات اور چند احادیث نبویؐ میں آجاتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً۔

یعنی ’’اے لوگو! تم آپس کے معاملات میں خدا کا تقویٰ اختیار کیا کرو اور اسی سے ڈرتے رہو جس نے تم سب کو ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس ایک جان سے اس نے اس کا جوڑا بنایا اور پھر اس جوڑے سے اس نے دنیا میں کثیر التعداد مرد اور عورت پھیلا دئے۔‘‘

اس قرآنی آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس ابدی حقیقت کی طرف توجہ دلا کر کہ وہ سب ایک ہی باپ کی اولاد اور ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں دنیا میں صحیح مساوات کی بنیاد قائم کر دی ہے اور اس اصول کی طرف توجہ دلائی ہے کہ خواہ بعد کے حالات کے نتیجے میں مختلف انسانوں اور مختلف قوموں اور مختلف طبقات میں کتنا ہی فرق پیدا ہو جائے انہیں آپس کے معاملات میں اس بات کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ بہر حال اپنی اصل کے لحاظ سے وہ ایک ہی باپ کی نسل ہیں۔ کیا اگر ایک باپ کے بیٹوں میں سے بعض بچے دوسروں کی نسبت زیادہ دولت یا زیادہ طاقت یا زیادہ اثر و رسوخ حاصل کر لیں اور دوسرے ان باتوں میں نسبتاً پس ماندہ رہیں تو وہ اس فرق کی وجہ سے بھائی بھائی نہیں رہتے اور کوئی غیر چیز بن جاتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 681 تا 685، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

SK.KHALID AHMED　Mob.9861288807
M/S. H.M. GLASS HOUSE
Deals in : Glass, Fibres, Glas Channel & all type of feetings
CHHAPULIA BY-PASS, BHADRAK ODISHA- 756100
طالب دعا: شیخ خالد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

(قسط-5)

قصہ کوتاہ۔ حضور کا یہ سفر جہاں گونا گوں مصروفیتوں کے باعث حضرت اقدس کے لئے شبانہ روز بے انداز محنت وانہماک اور توجہ واستغراق کے سامان بہم پہنچاتا وہاں اپنے اور بیگانے ہر رتبہ و مرتبہ کے لوگوں کے واسطے رحمت و ہدایت اور علم و معرفت کے حصول کا ذریعہ تھا۔ طالبان حق اور تشنگان ہدایت آتے نور و ہدایت اور ایمان و عرفان کے چشمہ سے سیری پاتے تھے۔ مقامی شرفاء اور معززین کے علاوہ بعض مخالف مولوی بھی آتے رہتے۔ بیرونی جماعتوں کے دوست بھی اکثر حضور کی زیارت کرنے اور فیض صحبت پانے کی غرض سے جمع رہتے تھے۔ اور چونکہ قادیان کی نسبت لاہور پہنچنا کئی لحاظ سے آسان تر اور مفید تر تھا۔ دوست اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی غرض سے اکثر آتے تھے اور اس طرح اچھا خاصہ ایک جلسہ کا رنگ دیکھائی دیا کرتا تھا۔ چنانچہ اسی ضرورت کے ماتحت حضرت اقدس کو لنگر کا انتظام بھی لاہور ہی میں کرنا پڑا۔ نمازوں کے بعد عموماً حضور کا دربار لگا کرتا اور مختلف علمی واختلافی مسائل کا چرچا رہتا تھا۔ ایک انگریز سیاح ماہر علوم ہیئت وفلسفہ ان ایام میں جا بجا لیکچر دیتا پھرتا تھا۔ ہمارے محترم حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جن کو تبلیغ کا قابل رشک شوق و جوش رہتا ہے اور وہ ایسے لوگوں کی تلاش میں رہا کرتے ہیں انہوں نے اس سے ملاقات کر کے اس کو حضرت اقدس کے حالات سے آگاہ کیا اور حضرت سے ملاقات کرنے کی تحریص دلائی۔ چنانچہ اس کی خواہش پر حضرت سے اجازت لے کر اس کو حضور کی ملاقات کے واسطے لے آئے۔ اس کی بیوی اور ایک بچہ چھوٹا سا بھی اس کے ہمراہ تھے۔ ملاقات کیا تھی ہم لوگوں کے لئے بحر علم وعرفان کے چشمے رواں ہو گئے اور اس ملاقات کے نتیجہ میں وہ علوم ہم لوگوں کو حاصل ہوئے جو اس سے پہلے نصیب نہ تھے۔ وہ انگریز بھی بہت متاثر اور خوش تھا اور اس پر ایسا گہرا اثر حضور کی اس ملاقات، توجہ اور علوم لدنی میں کمال کا ہوا کہ اس نے ایک بار پھر اس قسم کی ملاقات کی خواہش کی۔ چنانچہ وہ پھر ایک مرتبہ حضرت کے حضور حاضر ہوا اور ایسے علوم لے کر واپس گیا جس کے بعد اس کے لیکچروں اور تقاریر کا رنگ ہی پلٹ گیا۔

شاہزادہ محمد ابراہیم صاحب جو کابل کے شاہی خاندان کے ممبر اور رؤساء عظام میں سے تھے ان کو حضرت سے عقیدت ونیاز مندی اور محبت تھی، حضرت کی ملاقات کو تشریف لائے۔ ۲ رمئی کا دن تھا حضرت نے اس صحبت میں ایک معرکۃ الآرا تقریر فرمائی اور کھول کر تبلیغ فرمائی۔ اتنا اثر اور اتنا جذب تھا کہ حاضرین ہمہ تن گوش بن کر بے حس وحرکت بیٹھے سنتے اور زار وقطار روتے رہے۔ اسی تقریر کے نتیجہ میں شاہزادہ صاحب نے ہمارے ارباب حل وعقد کو تحریک کی کہ حضور کی ایک تقریر خاص اہتمام وانتظام سے کرائی جائے جس میں لاہور اور مضافات کے اکابر وشرفاء کو شمولیت کی دعوت دی جاوے۔ چنانچہ شاہزادہ صاحب کی تجویز مؤثر ثابت ہوئی اور اس طرح ایک اہم ترین اور کامل واکمل تقریر حضور پُرنور نے لاہور اور مضافات کے صنادید، بڑے بڑے امرا اور شرفاء کے مجمع میں قریباً اڑھائی گھنٹہ تک کھڑے ہو کر فرمائی۔ تقریر کیا تھی؟

تکمیل تبلیغ اور اتمام الحجۃ

تھی جس میں حضور نے کھول کھول کر حق تبلیغ ادا فرمایا اور سلسلہ کے سارے ہی خصوصی مسائل پر روشنی ڈالی وہاں اپنے منصب عالی اور مقام محمود کے متعلق بھی کھول کر اعلان فرمایا:

جماعت لاہور کے سرکردہ دوستوں کی خواہش تھی کہ حضور کی تشریف آوری سے فائدہ اٹھا کر بڑے بڑے لوگوں کو تبلیغ کی جائے مگر چونکہ وہ لوگ اپنے آپ کو اتنا بڑا خیال کرتے تھے کہ مقامی دوستوں سے بعض حالات میں سلسلہ کے متعلق بات کرنا بھی نہ صرف پسند نہ کرتے تھے بلکہ اس میں اپنی ہتک سمجھتے ہوئے تبلیغ کا موقعہ ہی نہ دیا کرتے تھے۔ شاہزادہ محمد ابراہیم صاحب کی شرکت سے دوستوں کی اس خواہش کے پورا ہونے کا ایک موقعہ پیدا ہو گیا اور احباب کئی دن کی سوچ بچار اور مشورہ کے بعد اس فیصلہ پر پہنچے کہ ان لوگوں کو ان کی شان کے مناسب حال ایک دعوت میں جمع کیا جائے کیونکہ اس کے بغیر ان کا جمع ہونا بھی محال تھا۔ چنانچہ ایک فہرست مرتب کر کے دعوت نامے بھیجے گئے اور دعوت کے انتظامات مکمل ہو چکے تھے کہ اچانک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مقررہ دن سے ایک روز پہلے وہی اسہال کی بیماری کا حملہ ہو گیا جس سے حضور بہت کمزور ہو گئے اور اندیشہ پیدا ہو گیا کہ دعوت شاید بغیر تبلیغ ہی کے گزر جائے گی۔ دوستوں کو بہت گھبراہٹ تھی کہ اب ہو گا کیا، مگر قربان جائیں اللہ کریم کے جس نے نا امیدی کو امید سے بدل کر ایک تازہ نشان سے اپنے بندوں کی مدد فرمائی جس سے ایمانوں میں تازگی و بشاشت اور عرفان میں نمایاں زیادتی ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا خدا کا کلام کہ

”ڈرومت مومنو“

اسی موقعہ کی گھبراہٹ اور خوف سے تسلی دلانے کو نازل ہوا تھا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مقررہ دن سے پہلی رات کے آخری حصہ میں ہمارے آقا ومولا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ کریم نے اپنی تازہ وحی سے یوں سرفراز فرمایا۔

”اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ“

میں خود اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہو کر تبلیغ کراؤں گا۔ ضعف وکمزوری اور تکلیف و بیماری سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ میرا اپنا کام ہے اور میں اسے سرانجام دوں گا۔

چنانچہ دن چڑھا منتظمین نے دعوت کے انتظامات شروع کئے اور ہوتے ہوتے معزز مہمان اور شرفاء کی سواریاں آنے لگیں۔ مگر حضرت کی طبیعت بدستور نڈھال وکمزور تھی اور ضعف ونقاہت کا یہ حال تھا کہ اس کی موجودگی میں حضور کو تقریر کر سکنے کی قطعاً کوئی امید نہ تھی اور اسی خیال سے حضور نے حضرت مولانا مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم بھیجا کہ آپ ہی آنے والے مہمانوں کی روحانی دعوت کا کچھ سامان کریں۔ چنانچہ وقت پر حضرت مولوی صاحب نے تقریر شروع فرما دی مگر تھوڑی ہی دیر بعد وہ ماہ منور اور خورشید انور بنفس نفیس ہم پر طلوع فرما ہوا۔ حضرت مولوی صاحب نے تقریر بند کی اور حضور پُرنور نے کھڑے ہو کر حاضرین کو خطاب فرماتے ہوئے کم وبیش تین گھنٹہ تک ایسی پُرزور، پُرمعارف اور علم ومعرفت سے لبریز تقریر فرمائی کہ اپنے تو درکنار، غیر بھی عش عش کر اٹھے اور ایسے ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے کہ گویا مسحور تھے۔ اور اس روحانی مائدہ کی ایسی لذت ان کو محسوس ہوئی کہ جس نے جسمانی غذا سے بھی ان کو مستغنی کر رکھا تھا۔

جلسہ اعظم مذاہب ۹۶ء میں بھی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضر وموجود تھا۔ وہ نظارہ جو حضرت کی تحریر کے پڑھے جانے کے وقت آنکھوں نے دیکھا۔ لَارَیب کم ہی پہلے کبھی دنیا نے دیکھا ہو گا۔ مگر اس جلسہ میں ہماری آنکھوں نے خدا کی جس قدرت اور عظمت وسطوت کا مشاہدہ کیا وہ بلحاظ اپنی کیفیت وکمیّت کے جلسہ مہوتسو سے بھی کہیں بڑھی ہوئی تھی۔ اِس میں اور اُس میں زمین وآسمان کا فرق تھا کیونکہ یہاں خدا کا برگزیدہ نبی اور رسول خود اپنے خدا کی معیت میں کھڑا بول رہا تھا۔ جلسہ اعظم مذاہب میں مضامین علمی تھے مگر یہاں ایسے اختلافی کہ سامعین کا ان کو سن لینا بجائے خود ایک معجزہ سے کم نہ تھا۔ حضور کی تقریر میں ایسی روانی تھی کہ نوٹ کرنا مشکل ہو رہا تھا اور بیان میں اتنی قوت و شوکت تھی کہ بھرے مجمع میں کسی کے سانس کی حرکت بھی محسوس نہ ہوتی تھی اور حضور اس جوش سے تقریر فرما رہے تھے کہ زور تقریر کے ساتھ ساتھ حضور پُرنور خود بھی سامعین کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ میں نے اپنی آنکھوں دیکھا اور اس بات کو اچھی طرح نوٹ کیا کہ حضور میز سے کئی مرتبہ چند چند قدم آگے بڑھ جاتے رہے تھے۔ حضور میز کو آگے لے کر نہ کھڑے تھے بلکہ میز حضور کی پشت پر تھی۔

حضور کی یہ تقریر ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان کے صحن میں زیادہ سے زیادہ حضور کے وصال سے ایک عشرہ پہلے ہوئی تھی جس کو تکمیل تبلیغ اور اتمام حجت کے نام سے یاد کیا کرتے تھے اور ماہر علوم ہیئت انگریز سے مکالمہ خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان کے اوپر کے حصہ میں اس سے قبل ہو چکا تھا۔ ان تقریروں کے علاوہ کئی چھوٹی بڑی تقاریر حضور نے فرمائیں جن کی تفاصیل میں جانے کا یہ موقعہ نہیں۔ کچھ ہندو مستورات پیغام صلح کی تصنیف کے دوران میں حضرت کے درشن کرنے کی غرض سے ایک وفد کی صورت میں حاضر ہوئیں جبکہ حضور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان میں تشریف فرما تھے۔ حضور چونکہ بہت مصروف تھے ان کو جلدی رخصت فرمانا چاہا مگر انہوں نے عذر کیا اور کوئی نصیحت فرمانے کی درخواست کچھ ایسے رنگ میں کی کہ حضور نے باوجود انتہائی مصروفیت کے ان کی درخواست کو قبول فرما کر توحید کی تلقین فرمائی اور بت پرستی سے منع فرمایا۔ خدا سے دعا و پرارتھنا کی تاکید فرمائی۔ یہ واقعہ بالکل آخری ایک دو روز کا ہے۔ دراصل وہ مستورات بہت دیر ٹھہرنا اور بہت کچھ حضور کی زبان مبارک سے سننا چاہتی تھیں مگر حضور کی انتہائی مصروفیت کی وجہ سے مجبوراً با دل ناخواستہ جلد چلی گئیں۔ اسی طرح حضور کی ایک اور تقریر اپنے بعض فقرات کی وجہ سے نیز آخری ہونے کی وجہ سے خاص طور پر مشہور اور زبان زد خدام ہے جس میں حضور نے فرمایا تھا۔

عیسیٰ مسیح کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی زندگی ہے
مسیح محمدی کو آنے دو کہ اسی میں اسلام کی بزرگی ہے

(سیرۃ المہدی، جلد 2، تتمہ، صفحہ 389، مطبوعہ قادیان 2008)

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant

!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!

Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)

طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

غزوہ حدیبیہ میں مسلمانوں کی تعداد کے حوالے سے مختلف روایات ملتی ہیں جن میں یہ تعداد ایک ہزار سے لے کر سترہ سَو تک بیان کی گئی ہے

غزوۂ حدیبیہ کے حالات وواقعات کا ایمان افروز بیان

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15 نومبر 2024 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: صلح حدیبیہ کب ہوئی؟

جواب: صلح حدیبیہ ذی القعدہ ۶ ہجری بمطابق مارچ ۶۲۸ عیسوی کو ہوئی۔ اسے غزوہ حدیبیہ بھی کہا جاتا ہے۔

سوال: غزوہ حدیبیہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کون سی سورت نازل فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: غزوہ حدیبیہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پوری سورت، سورۃ الفتح نازل فرمائی۔ اس سورت کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یقیناً ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح عطا کی ہے تا کہ اللہ تجھے تیری ہر سابقہ اور ہر آئندہ ہونے والی لغزش کو بخش دے اور تجھ پر اپنی نعمت کو کمال تک پہنچائے، اور تجھے صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے اور اللہ تیری وہ نصرت کرے جو عزت اور غلبے والی نصرت ہو۔

سوال: حدیبیہ کس کا نام تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حدیبیہ ایک کنویں کا نام تھا، جو آغازِ اسلام میں مسافروں اور حجاج کے کام آتا تھا، لیکن یہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔

سوال: حدیبیہ مکّے سے کتنے فاصلے پر واقع ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ مقام مکّے سے ایک مرحلے یعنی نَو میل کے فاصلے پر واقع ہے، مدینے سے مکّے کا فاصلہ تقریباً ۲۵۰ میل ہے، اس طرح مدینے سے حدیبیہ کا فاصلہ ۲۴۱ میل بنتا ہے۔ حدیبیہ حرمِ مکّہ کی مغربی حد ہے۔

سوال: آنحضرت ﷺ نے کس خواب کی بنا پر سفر حدیبیہ اختیار کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: روایات اور تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خواب کی بنا پر سفرِ حدیبیہ اختیار کیا تھا۔ آپؐ کو خواب میں دکھایا گیا کہ آپؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ امن کی حالت میں اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور بالوں کو کترواتے ہوئے مکّے میں داخل ہوئے ہیں اور یہ کہ آپؐ بیت اللہ میں داخل ہوئے ہیں اور اس کی چابی لے لی ہے اور میدانِ عرفات میں وقوف کرنے والوں کے ساتھ وقوف کیا۔ اس خواب کی بنا پر آپؐ نے اہلِ عرب اور اردگرد کے بادیہ نشین لوگوں کو بلایا تا کہ وہ بھی آپؐ کے ساتھ نکلیں۔ اس سفر میں مسلمانوں کے پاس سوائے نیاموں میں بند تلواروں کے اور کوئی اسلحہ نہ تھا۔ تلوار اس زمانے میں گھر سے نکلتے ہوئے ہر شخص اپنے پاس رکھا کرتا تھا اور یہ ضروری نہ تھا کہ جس کے پاس تلوار ہے وہ ضرور جنگ کرے گا۔

سوال: جب حضرت عمر نے رسول کریم ﷺ سے ہتھیار ساتھ نہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ نے ہتھیار ساتھ نہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیونکہ مَیں عمرے کی نیّت سے جا رہا ہوں اس لیے مَیں نہیں چاہتا کہ ہتھیار اپنے ساتھ رکھوں۔

سوال: آنحضرت ﷺ نے اس خواب کے دیکھنے کے بعد صحابہؓ کو کیا تحریک فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ آنحضرت ﷺ کے اس خواب کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے اس خواب کے دیکھنے کے بعد اپنے صحابہؓ کو تحریک فرمائی کہ وہ عمرے کے لیے تیاری کر لیں۔

سوال: غزوہ حدیبیہ میں مسلمانوں کی کتنی تعداد تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: غزوہ حدیبیہ میں مسلمانوں کی تعداد کے حوالے سے مختلف روایات ملتی ہیں جن میں یہ تعداد ایک ہزار سے لے کر سترہ سَو تک بیان کی گئی ہے۔

سوال: سفر حدیبیہ میں آنحضرت ﷺ کی کون سی زوجہ ساتھ تھیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سفرِ حدیبیہ میں آپؐ کی زوجہ حضرت امِ سلمہؓ آپؐ کے ساتھ تھیں۔

سوال: آنحضرت ﷺ نے حدیبیہ کا سفر کب شروع کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپؐ ذوالقعدہ کے شروع میں بروز پیر روانہ ہوئے اور ذوالحلیفہ پہنچ کر وہاں ظہر کی نماز ادا کی۔

سوال: سفر حدیبیہ میں جانوروں کی تعداد کا کیا ذکر ملتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قربانی کے جانور منگوائے جن کی تعداد ستّر تھی، انہیں گانیاں یعنی ہار پہنائے۔ پھر اونٹوں کے کوہانوں پر نشان لگائے۔ باقی جانوروں پر ایک صحابی حضرت ناجیہؓ نے نشان لگائے۔ اس سفر میں مسلمانوں کے پاس دو سَو گھوڑے تھے۔

سوال: رسول کریم ﷺ نے قریش کے حالات کا علم کرنے کیلئے کس کو بھیجا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے قریش کے حالات کا علم حاصل کرنے کے لیے ایک خبر رساں کو آگے بھیجا اور مزید احتیاط کے طور پر بیس سواروں کی ایک اور جماعت کو بھی آگے بھیجا۔ روحہ مقام پر پہنچ کر آپ کو اطلاع ملی کہ وہاں مشرکین ہیں اور وہ اچانک حملہ کر سکتے ہیں، اس اطلاع کے ملنے پر آپؐ نے حضرت ابو قتادہ انصاریؓ کو صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ کیا۔

سوال: آنحضرت ﷺ جب حدیبیہ کی گھاٹی میں پہنچے تو آپؐ کی اونٹنی کون سے مقام پر بیٹھ گئی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ جب حدیبیہ کی گھاٹی میں پہنچے تو آپؐ کی اونٹنی قصویٰ بیٹھ گئی اور باوجود کوشش کے نہ چلی۔

سوال: جب لوگوں نے کہا کہ قصویٰ اڑ گئی ہے تو رسول کریم ﷺ نے کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: لوگوں نے کہا کہ قصویٰ اڑ گئی ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قصویٰ اڑی نہیں اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ ہاتھیوں کو روکنے والی پاک ذات یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا ہے۔

سوال: سفر حدیبیہ میں پانی کے کونسے معجزے کا رسول کریم ﷺ نے ذکر کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس سفر کے دوران لوگ آنحضرت ﷺ کے سامنے جمع ہو گئے جبکہ آپؐ کے سامنے ایک پانی کا برتن تھا اور آپ اس سے وضو کر رہے تھے۔ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپؐ کے پاس جو اس برتن میں پانی ہے اس کے علاوہ ہم میں سے کسی کے پاس نہ پینے کے لیے پانی ہے اور نہ وضو کرنے کے لیے پانی ہے۔ آپؐ نے یہ سن کر اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھا اور اسی وقت آپؐ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے فوّارے پھوٹنے لگے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے وہ پانی پیا اور وضو کیا اور اگر ہم تعداد میں ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہو جاتا۔

سوال: حقیقی توحید کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حقیقی توحید یہ ہے کہ باوجود درمیانی اسباب کے، انسان کی نظر اس وراء الوراء ہستی کی طرف سے غافل نہ ہو جو اس کارخانہ عالم کی علت العلل ہے اور جس کے بغیر یہ ظاہری اسباب ایک مردہ کیڑے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام معجزات کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام معجزات کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ درجہ لقاء میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقتوں کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت ﷺ نے دکھلائے، جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔

✿ ✿ ✿

جب آپ نے جلسے کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا تو پھر ظاہر ہے کہ قربانی بھی کرنی پڑے گی اور جب اپنے جذبات کی قربانی کرتے ہوئے اس مشکل کام کو سرانجام دیں گے تو تبھی اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ ثواب کے حقدار ٹھہریں گے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21 جولائی 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: جلسہ میں ڈیوٹی دینے والے کارکنان حضور انور سے کیا دعائیہ درخواست کرتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بہت سارے کارکنان دعا کے لئے کہتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہمارے سپرد جو کام ہوا ہے ہم احسن رنگ میں اسے سرانجام دے سکیں اور کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو مہمانوں کے لئے تکلیف کا باعث ہو یا جلسے کے انتظام میں خرابی کا باعث ہو یا انتظامیہ کے لئے پریشانی کا موجب بنے یا مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کے لئے کسی قسم کی تکلیف کا باعث ہو۔

سوال: جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی میں کوئی بھی خلل یا کوئی بھی تکلیف ہو تو سب سے زیادہ کس کو تکلیف ہوگی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ظاہر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی میں کوئی بھی خلل یا کوئی بھی خرابی یا ان کے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہونے سے مجھے سب سے زیادہ تکلیف کا احساس ہوگا اور ہونا چاہئے کیونکہ U.K کے جلسے کا تصور خود بخود غیر محسوس طور پر مرکزی جلسے کا ہو گیا ہے۔

سوال: حضور انور نے کارکنان کو کس بات کی طرف توجہ دلائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مجھے بعض مہمانوں کا علم ہے کہ جب وہ آتے ہیں تو یا تو بڑی توقعات رکھتے ہیں یا طبعاً اتنے حسّاس ہوتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے کسی بھی کارکن یا میزبان کی طرف سے ذرا سی بھی اونچ نیچ نہیں ہونی چاہئے۔ بعض مہمان غلطی پر ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ایک کارکن کا، ایک میزبان کا کام یہ ہے کہ اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے ہر حال میں مہمان کا خیال رکھے اور اسے کسی بھی قسم کی ناراضگی کا موقع نہ دے، گو کہ بعض صورتوں میں یہ بڑا مشکل کام ہے لیکن جب آپ نے جلسے کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا تو پھر ظاہر ہے کہ قربانی بھی کرنی پڑے گی اور جب اپنے جذبات کی قربانی کرتے ہوئے اس مشکل کام کو سرانجام دیں گے تو تبھی اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ ثواب کے حقدار ٹھہریں گے۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی مہمان نوازی کا کیا نمونہ پیش کرتے ہوئے حضور انور نے احباب جماعت کو کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہم تو اس نبی ﷺ کے ماننے والے ہیں جس نے مہمان نوازی کے ایسے اعلیٰ معیار قائم فرمائے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ کیا اعلیٰ معیار تھے۔ آپؐ کی برداشت اور بلند حوصلگی کا مقابلہ ہی نہیں ہے لیکن وہ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ جب

آپؐ اپنی امت کو نصیحت کرتے تھے یا اپنے ماننے والوں یا صحابہ کو نصیحت کرتے تھے یا جو نصیحت ہمیں آپؐ نے کی ہے، اس کے اعلیٰ نمونے بھی آپؐ نے دکھائے ہیں۔ دیکھیں جب ایک مہمان آتا ہے، غیر مسلم ہے، سوتا ہے اور زیادہ کھانے کی وجہ سے یا کسی وجہ سے رات کو اپنے پر کنٹرول نہیں رہا یا شرارتاً بستر گندہ کر کے چلا گیا تو آپؐ نے برا نہیں منایا بلکہ صبح جب جا کے دیکھا تو خود ہی اس کو دھونے لگے۔

سوال: اگر کسی مہمان کی طبیعت میں تیزی ہے تو میزبان کو اس کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے کارکنان کو فرمایا: اگر کسی مہمان کی طبیعت کی تیزی کی وجہ سے اس کے منہ سے کوئی سخت قسم کے الفاظ نکل جاتے ہیں یا وہ سخت الفاظ استعمال کر لیتا ہے تو کارکنان کو ہمیشہ درگزر سے کام لینا چاہئے اور درگزر سے کام لیتے ہوئے ان کی باتوں کا برا نہیں منانا چاہئے کیونکہ اس سے پھر مزید بدمزگی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہر احمدی سے ہونا چاہئے، چاہے وہ مہمان ہو یا میزبان ہو، مرد ہو یا عورت ہو لیکن ہر دوسرے کا فعل اس کے ساتھ ہے۔ آپ جو کارکنان ہیں، میں آپ سے اس وقت مخاطب ہوں۔ مہمانوں کو تو نصیحت میں بعد میں کروں گا کہ آپ لوگوں کو ان دنوں میں بہت زیادہ وسیع حوصلے کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اچھے اخلاق کی ایک اعلیٰ مثال قائم کرنی چاہئے۔

سوال: لوگوں سے کس طرح پیش آنے کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا (البقرہ: 84) یعنی لوگوں سے نرمی سے بات کیا کرو۔ تو یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے، اخلاق کو قائم کرنے کا ایک گُر ہے۔ یہ صرف خاص حالات کے لئے ہی نہیں ہے اور صرف خاص لوگوں سے ہی متعلق نہیں ہے بلکہ ہر وقت ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

سوال: رسول ﷺ نے حسن سلوک کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول ﷺ نے فرمایا: مَا مِنۡ شَيۡءٍ يُوۡضَعُ فِي الۡمِيۡزَانِ أَثۡقَلَ مِنۡ حُسۡنِ الۡخُلُقِ کہ میزان میں حسن خُلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں ہے اور اچھے اخلاق کا مالک ان کی وجہ سے صوم وصلوٰۃ کے پابند کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔

سوال: آنحضرت ﷺ کے حسن اخلاق کا معیار کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک صحابی عبداللہؓ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو تبسم فرمانے والا نہیں پایا۔ کسی کا اتنا ہنستا مسکراتا چہرہ نہیں دیکھا جتنا آنحضرت ﷺ کا تھا۔ تو یہ ہیں معیار ہمارے پیارے نبی ﷺ کے۔ پھر آپؐ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ خیر سے بھی محروم کیا گیا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہمان کے نازک جذبات کا ذکر کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: جلسہ کے ہر ایک مہمان کے ساتھ برابری کا سلوک کرنے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا: دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔

سوال: افسران صیغہ جات کو حضور انور نے کیا نصیحت کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: افسران صیغہ جات بھی یاد رکھیں کہ وہ اس افسری کے ذریعہ سے قوم کی خدمت پر مامور کئے گئے ہیں۔ جہاں انہوں نے اپنے کام کا جائزہ لینا ہے وہاں تربیتی لحاظ سے اپنے کارکنان کا بھی جائزہ لیتے رہنا ہے اور ہر وقت یہ کوشش کرنی ہے کہ مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا کرنے والے ہوں اور دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اپنے کام انجام دینے والے ہوں۔

سوال: حضور انور نے شعبہ مہمان نوازی اور خوراک والوں کو کس طرف توجہ دلائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: شعبہ مہمان نوازی اور خوراک والے یہ بات پلّے باندھ لیں کہ کسی مہمان کو یہ احساس نہ ہونے دیں کہ فلاں مہمان کو زیادہ پوچھا گیا اور فلاں کو کم یا فلاں کے لئے بیٹھنے کے لئے زیادہ بہتر جگہیں تھیں اور فلاں کے لئے کم۔ ٹھیک ہے بعض جگہیں بنائی جاتی ہیں، بعضوں کا تقاضا ہے، مریضوں کے لئے، بیماروں کے لئے یا ایسے مہمانوں کے لئے جو کسی خاص ملک کے نمائندے ہیں اور ان کو وہاں زبان کی وجہ سے بٹھانا پڑتا ہے یا پھر ایسے ہیں جو غیر ہیں وہ آتے ہیں لیکن عمومی طور پر جو مہمان نوازی کا اصول ہے، سب مہمانوں سے ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔

☆☆☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 ستمبر 2024ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم مرزا عبدالرحیم انور صاحب (لندن۔ یوکے)

16 ستمبر 2024ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ (مصنف چٹھی مسیح۔ آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ) کے پڑپوتے اور مکرم مرزا عبدالرؤف صاحب (سابق امیر ضلع کیمبل پور حال اٹک) کے بیٹے تھے۔ مرحوم گذشتہ دو دہائیوں سے مسجد فضل کے پاس رہائش پذیر تھے۔ نماز با جماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، سلسلہ کی خدمت کے لیے مستعد، علمی ذوق رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ ایک پُرجوش داعی الی اللہ بھی تھے اور میڈیا پر جماعت کے دفاع میں بکثرت سوال و جواب کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے حلقہ میں متعدد بار بطور زعیم انصار اللہ اور دیگر جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ چیریٹی اور سوشل ورک کے کاموں میں بھی حصہ لیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم الحاج محیب لنرے ادریس صاحب Muheeb Lanre Idris (آکسفورڈ۔ یوکے)

17 ستمبر 2024ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم کا تعلق نائیجیریا سے تھا اور پیشے کے لحاظ سے بینک مینیجر تھے۔ مرحوم 69-1968ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ شروع سے ہی مجلس خدام الاحمدیہ میں بہت مستعد تھے۔ آپ نے مجلس انصار اللہ نائیجریا میں دس سال تک بطور نائب صدر اور نائیجیریا جماعت میں نیشنل سیکرٹری وصیت اور نیشنل آڈیٹر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ خود موصی تھے اور احباب جماعت کو نظام وصیت میں شمولیت کے لیے تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں چھ بچے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ملک مشتاق احمد صاحب (جرمنی) ابن مکرم ملک محمد عظیم صاحب (بوچھال کلاں ضلع چکوال)

23 اگست 2024ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے دادا مکرم میاں حسن دین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بذریعہ خط بیعت کی توفیق پائی تھی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم نے Darmstadt جماعت میں لوکل سیکرٹری وصایا اور سیکرٹری مال کے علاوہ اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری وصایا کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم 1988ء میں ہجرت کر کے جرمنی آئے تھے۔ مرحوم کو سو مساجد سکیم کے تحت Wittlich اور Riedstadt میں مساجد کی تعمیر کے لیے وقف عارضی کی توفیق بھی ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم رانا محمد شفیق صاحب (ربوہ)

5 جولائی 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے دفتر وقف جدید ربوہ میں 24 سال تک بطور مالی خدمت کی توفیق پائی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، سادہ مزاج، خوش اخلاق، ہمدرد، ملنسار، محنتی، مخلص اور نیک انسان تھے۔ حضور انور کا خطبہ بڑی باقاعدگی اور شوق سے سنتے تھے۔ رشتہ داروں اور پڑوسیوں سب کا خاص خیال رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرمہ نسرین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم نعمت اللہ جاوید صاحب (دارالبرکات ربوہ)

15 اگست 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کو اوائل جوانی سے ہی جماعتی لٹریچر کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، متوکل علی اللہ، چندوں میں باقاعدہ، جماعتی اور تنظیمی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، صابر و شاکر، بہت سادہ اور نیک طبیعت کی مالک مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم وقاص عمر صاحب خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(4) مکرم رحمت اللہ باجوہ صاحب ابن مکرم عبد الغنی صاحب (ربوہ)

11 مئی 2024ء کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت ان کے پڑدادا مکرم حسین بخش صاحب کے ذریعہ آئی۔ جن کا تعلق تلونڈی عنایت خان ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ مرحوم نے مقامی سطح پر صدر جماعت اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، اپنے علاقہ میں بہت ہر دلعزیز، ہمدرد، مخلص اور نیک انسان تھے۔ تبلیغ کا بھی شوق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹے شامل ہیں۔

(5) مکرم نبی احمد کھوسہ صاحب ابن مکرم جعفر خان صاحب (مبارکہ آباد نفیس نگر جھڈو ضلع میرپور خاص)

15 جولائی 2024ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم اسیر راہ مولیٰ رہے ہیں اور ان کا ایک بیٹا بھی اسیر رہا ہے۔ آپ نے اپنی جماعت میں صدر جماعت احمدیہ اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا اور اپنے سب بچوں کو بھی خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں دو بیویوں سمیت 7 بیٹیاں اور 10 بیٹے شامل ہیں۔

(6) مکرم نوید احمد بندیشہ صاحب ابن مکرم محمد رفیق بندیشہ صاحب (261 رب ادھو والی ضلع فیصل آباد)

16 جون 2024ء کو 43 سال کی عمر میں ملائیشیا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے پڑدادا مکرم شیر محمد بندیشہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے مقامی جماعت میں سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جب مخالفین نے گھروں پر حملہ کیا اور مسجد کے مینار گرائے تو آپ نے بڑی بہادری سے حالات کا مقابلہ کیا اور ٦ ماہ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد پاکستان سے ہجرت کر کے بچوں کے ہمراہ ملائیشیا چلے گئے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، جماعت کی بڑی غیرت رکھنے والے، بااخلاق، بہادر، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیویاں اور پانچ بچے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2024 از صفحہ نمبر 2

درود پڑھیں دعائیں کریں۔ اپنے لئے بھی اور دوسروں کیلئے بھی ۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو تباہی سے بچائے ......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی دعاؤں میں امت مسلمہ کو جگہ دیں۔

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 2006ء)

تاثرات وتعارفی تقاریر مہمانان کرام

مکرم حافظ اسماعیل احمد اڈوسی صاحب مربی سلسلہ کوآرڈینیٹر ایم ٹی اے گھانا نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ گھانا سے 29 افرادِ جماعت پرمشتمل قافلہ بغرض شمولیت جلسہ سالانہ قادیان آیا ہے جن میں 11 جامعہ احمدیہ گھانا سے فارغ التحصیل مربیان ہیں۔ قادیان ہماری جماعت کا دل ہے اور آج جماعت احمدیہ پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ گھانا میں بہت سے احباب نے سچی خوابیں دیکھ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے۔

اس کے بعد مکرم Rufatzhan Tukamdv امیر قافلہ قزاکستان نے اپنے تاثرات بیان کئے کہ اُن کے لئے یہ بڑی سعادت اور خوش قسمتی ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت اور مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے ۔ فرمایا قزاکستان میں چھ سو سے زائد مقامی لوگوں نے بیعت کی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے لوگ متاثر بھی ہو رہے ہیں ۔ ہمارے لئے دعا کریں کہ جلد ہماری جماعت کی رجسٹریشن ہو جائے اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کہ احمدیت کو روس میں ریت کے ذروں کی مانند دیکھتا ہوں، جلد پوری ہوتی دیکھیں اور زار روس کا عصا جلد جماعت کے ہاتھ میں آئے ۔ موصوف نے آخر پر قزاکستان کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے اپنے تاثرات ختم کئے۔ بعدہ صدر اجلاس نے اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

اختتامی تقریب

جلسہ سالانہ قادیان 2024ء کا اختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان منعقد ہوا۔ مکرم مرشد احمد ڈار صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے قرآن کریم کی سورۃ حم السجدۃ کی آیات 31 تا 35 کی تلاوت کی جبکہ مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب نائب ناظر بیت المال آمد قادیان نے اُردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اَے مرے سلطاں تیرا

بعدہٗ مکرم منیر احمد حافظ آبادی صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان نے سال 2024ء میں وفات یافتہ ستر (70) موصیوں کے اسماء پڑھ سنائے۔ تاکہ اُن کی مغفرت کے لیے احباب جماعت دعا کرسکیں۔ محترم صدر اجلاس ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے جلسہ سالانہ کے انتظامات میں مدد کرنے والے حکام اعلیٰ اور تمام احباب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد مقامی طور پر اختتامی دعا کروائی۔

بعدہ لندن سے جلسہ کی اختتامی تقریب کے سلسلہ میں خصوصی نشریات کا آغاز ہوا۔ جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے مخلصین میں پیدا ہونے والی پاک تبدیلی کے حوالہ سے اور اسی طرح پوری دُنیا سے احباب جماعت میں قادیان کی زیارت کی خواہش کے حوالہ سے، نیز جلسہ سالانہ قادیان کے روح پرور نظاروں اور قادیان کے پرکشش مقامات سے متعلق ایک نہایت دلچسپ ڈاکومنٹری ایم ٹی اے بھارت کی طرف سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل سے نشر کی گئی جسے جلسہ گاہ اور اسٹیج پر بیٹھے احباب نے بہت ہی انہاک اور نہایت خاموشی کے ساتھ دیکھا اور سنا۔

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری اور فلک بوس نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل سے جلسہ سالانہ قادیان 2024ء کی اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر افریقہ کے 8 ممالک ٹوگو، مالی، گنی کناکری ، نائیجر، گنی بساؤ، سینیگال، برکینا فاسو، امریکہ کے ویسٹ کورس کے جلسہ ہائے سالانہ بھی منعقد ہو رہے تھے اور قادیان دارالامان کے علاوہ ان ممالک کے بھی براہ راست مناظر بار بار دکھائے جاتے رہے۔

ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک 4 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فلک شگاف نعروں کی گونج میں ایوان مسرور تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام شاملین کو 'السلام علیکم ورحمۃ اللہ' کا تحفہ پیش فرمایا۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الاحزاب کی آیات 39 تا 49 کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم ناصر علی عثمان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام بعنوان ''شانِ اسلام'' میں سے منتخب اشعار پیش کیے جس کا پہلا شعر یہ ہے:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

ٹھیک 4 بجکر 20 منٹ پر حضور انور منبر پر رونق افروز ہوئے اور 'السلام علیکم ورحمۃ اللہ' کا تحفہ عطا فرمانے کے بعد اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔ تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے کہ مَیں ہی وہ مسیح موعود ہوں اور مہدی معہود ہوں جس کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور اب کوئی مسیح آسمان سے نہیں آئے گا، کوئی مہدی نہیں آئے گا کیونکہ یہی مسیح موعود کے آنے کا وقت تھا، جس میں خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اور اِس زمانے میں وہ تمام حالات ظاہر ہوئے جن کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح کی نشانی کے طور پر بتائی تھیں۔ آپؑ نے دنیا کو دعوت دی اور خاص طور پر مسلمانوں کو دعوت دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو دیکھو غور کرو اور سمجھو کہ اسی میں سعادت ہے۔ اسی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کے تعمیل ہے۔ آپؑ نے واضح فرمایا کہ مجھ پر یہ الزام نہ دو کہ میں نے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ یہ سراسر جھوٹا الزام ہے جو مجھ پر لگایا گیا ہے۔ مَیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ کے دین کی اشاعت کے لیے آیا ہوں۔ میرے دل میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے بے شمار کتابوں میں اپنی تحریرات میں اپنی تقریروں میں اپنی مجالس میں اپنی جو پرائیویٹ زندگی ہے اس میں آپ نے ان باتوں کا اظہار فرمایا۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کا ایک ایسا اظہار فرمایا ہے جس کی مثال کہیں نہیں ملتی ایسا عشق و محبت جو کہیں اور دیکھنے میں نہیں آتا چنانچہ اِس حوالے سے میں آج کچھ اقتباسات پیش کروں گا۔ جس سے اس عشق و محبت پر کچھ جھلک پڑتی ہے جو آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا پس آپ علیہ السلام پر اور آپ کے ماننے والوں پر یہ الزام لگانے والے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے ماننے والے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہو رہے ہیں انتہائی گھناؤنا اور غلط الزام ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے مختلف اقتباسات پیش فرمائے۔

''میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں بلکہ ذریّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسکے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118 تا 119)

پھر آپؑ فرماتے ہیں۔

'ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلی درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفٰے واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔''

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 89)

نیز فرماتے ہیں۔

''ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لیے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص محیی کی تعین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا هٰذَا رَجُلٌ يُّحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنے یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن، جلد اوّل صفحہ 598 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''اس زمانہ میں بھی جو کچھ خدا تعالیٰ کا فیض اور فضل نازل ہو رہا ہے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی اطاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی اتباع سے ملتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا، جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں، جب تک کہ وہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:32) اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی عملی اور زندہ دلیل میں ہوں۔ ان نشانات کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کے محبوبوں اور ولیوں کے قرآن شریف میں مقرر ہیں مجھے شناخت کرو۔"

(ملفوظات جلد اوّل 132)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے مکان کے ساتھ والی چھوٹی مسجد میں، جو مسجد مبارک کہلاتی ہے، اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپؑ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جارہی تھی۔ اس وقت آپؑ حضرت حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر پڑھ رہے تھے جو حضرت حسانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر کہا تھا:

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ ...... ☆ ...... مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

یعنی تُو میری آنکھ کی پتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہو گئی ہے اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہو گئی۔ میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا میں اس وقت حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کہ "کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا۔"

آخر میں حضور انور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ مسلمان امت کو عقل اور شعور دے اور وہ بلاوجہ کی مخالفت سے باز آئیں، سوچیں کہ کیا اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا نہیں کہ تم نے بغیر تحقیق کے مخالفت کی کیونکہ اکثریت صرف بغیر تحقیق کئے مولوی کے کہنے پر مخالفت کرتے ہیں۔ کچھ تو غور کرو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ یہ اس طرح سوچیں اور ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم یہ حبّ پیغمبری کا دعویٰ اپنے ہر عمل سے ثابت کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو عشق و محبت ہے اس میں بڑھتے چلے جائیں اور صرف زبانی باتیں نہ ہوں بلکہ ہم نے جو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے ہم اس ماننے کا حق ادا کرنے والے بنیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کی وہ معیار قائم کریں جو اعلیٰ ترین معیار ہو۔ اپنا جائزہ لیتے رہیں جو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جذبات تھے کیا وہ جذبات ہمارے دلوں میں بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے وہ کوشش کریں جن کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے اور جو اس کا حق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہیں اللہ تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم کرنے کے لیے، ہر قربانی کے لیے ہر وقت تیار رہیں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک اس مقصد کو حاصل نہ کر لیں اس کو پورا کرنے کے لیے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قادیان میں جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور جو اپنے گھروں میں بیٹھے سن رہے ہیں ان کو بھی اپنی حفظ و امان میں رکھے اور حقیقی طور پر اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی اور آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت کا اظہار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

اس وقت ہمارے قادیان کے جلسے کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک میں جلسے ہو رہے ہیں۔ یہ سب اس لیے یہاں جمع ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو سمجھیں اور دنیا میں پہنچانے کی کوشش کریں اور اپنی اصلاح کرنے کی بھی کوشش کریں اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور وہ سب برکات لے کر جلسے سے جائیں جن برکات کے لینے کے لیے اس جلسے میں شامل ہوئے ہیں۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ قادیان کی حاضری بتاتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت 42 ممالک کی نمائندگی وہاں ہو رہی ہے اور 16 ہزار 91 کی حاضری ہے۔ فرمایا قادیان کے لحاظ سے اچھی حاضری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

5 بجکر 19 منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد پہلے قادیان دارالامان سے پھر (1) ٹوگو (2) برکینا فاسو (3) گنی بساؤ (4) نائیجر (5) سینیگال سے شاملین جلسہ نے روایتی انداز میں ترنم کے ساتھ عربی اور مقامی زبانوں میں ترانے پیش کر کے خلافت احمدیہ سے اپنی والہانہ عقیدت کا اظہار کیا۔ 5 بجکر 43 پر حضور انور "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کا تحفہ عطا فرما کر ایوان مسرور سے تشریف لے گئے۔

❁❁❁❁

داخلہ دارالصناعت قادیان

(احمدی طلباء متوجہ ہوں داخلہ شروع ہے)

(Ahmadiyya Vocational Training Centre)

دارالصناعت قادیان کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری وخصوصی راہ نمائی سے 2010ء میں ہوا۔ ادارہ کا خاص مقصد احمدی طلباء کو ہنرمند بنانا اور ٹیکنیکل کورس سکھا کر روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ دارالصناعت قادیان سرکاری ادارہ NSIC دہلی اور ISO رجسٹرڈ ہے۔ جس میں ایک سال کے مندرجہ ذیل کورس کروائے جاتے ہیں۔

(1)Computer applications (2)Plumbling (3)Electrician(4)Welding (5)Motor vehicle (6)Diesel mechanic (7)AC and Refrigerator

بیرون قادیان سے آنے والے احمدی طلباء کے لیے Hostel و Mess کا انتظام موجود ہے۔ رہائش اور Food کی کوئی فیس نہیں ہے۔ صرف کورس کی بورڈ فیس آسان اقساط میں لی جاتی ہے۔ ایسے احمدی نوجوان جو اپنے اسکول کی تعلیم مکمل نہیں کرسکے یا 8th اور 10th کے بعد ٹیکنیکل کورس کرنے کے خواہشمند ہوں داخلہ کے لیے جلد رابطہ کریں۔ احمدی بچوں کی دینی تعلیم کا بھی انتظام موجود ہے۔ اسکے علاوہ روزانہ Personality development و English Speaking کی کلاس بھی لی جاتی ہے۔ نئے سیشن 2025-26 کے لئے داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ جس کی کلاسز 16 جولائی 2025 سے شروع ہوں گی۔ مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل نمبرز و email id پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

darulsanaat.qadian@gmail.com

9872725895,8604024043

(پرنسپل دارالصناعت قادیان)

اعلانِ نکاح

مکرم یحییٰ رسول ڈار صاحب ابن مکرم مبارک رسول ڈار صاحب کارکن دفتر رشتہ ناطہ قادیان کا نکاح مکرمہ ارم مشتاق صاحبہ بنت مکرم مشتاق احمد لون صاحب جماعت احمدیہ چک ایمرچھ خانپورہ کولگام کشمیر سے مورخہ 28 دسمبر 2024ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے دوسرے روز مسجد اقصیٰ قادیان میں مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نے بعوض مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پڑھایا۔ رشتہ کے کامیاب ہونے، دونوں خاندانوں کے لئے شیریں ثمرات ہونے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

راجہ جمیل احمد انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان

اعلانِ ولادت

❁ مکرم مولوی محبوب احمد صاحب مربی سلسلہ ارناکلم کیرالہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 16 جنوری 2025ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام مرغوب احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ایم نصیر احمد صاحب آف جماعت احمدیہ چیلا کیرہ ضلع تریشور کیرالہ کا پوتا اور مکرم محمد علی صاحب آف جماعت احمدیہ پتھور ماڈم کالیکٹ کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت وسلامتی نیک خادم دین، دونوں خاندانوں کے لئے قرۃ العین ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم وسیم احمد خان صاحب آف جماعت احمدیہ اندورہ اننت ناگ کشمیر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 16 جنوری 2025ء کو تیسری بیٹی سے نوازا ہے۔ پیارے حضور نے نومولود کا نام ازراہ شفقت شہلا احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم الطاف احمد خان صاحب آف جماعت احمدیہ اندورہ کی پوتی اور مکرم طاہر احمد شاہ صاحب امیر ضلع شوپیان کی نواسی ہے۔ نومولود کی صحت وسلامتی، نیک خادمہ دین بننے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

راجہ جمیل احمد انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

❁ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جسکا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار رُوحیں اُسکے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اُسکی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اُس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اِسکو بار بار بیان کروں گا اور اِس کے اظہار سے میں رُک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ (فتح اسلام، رُوحانی خزائن جلد 3 صفحہ 8)

Our Moto Your Satisfaction

MUBARAK TAILORS

کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیص اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں

Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian

Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر12111: میں سعید احمد ولد مکرم نعیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 12اگست 1998ء پیدائشی احمدی ساکن: محلہ مسرور کواٹر نمبر 35 قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30اپریل 2024ءوصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8,665روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رضوان احمد بھٹی   العبد : سعید احمد   گواہ : چوہدری عبدالواسع

مسل نمبر12112: میں عمران احمد ولد مکرم شمیم احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش 20 جون 1988 پیدائشی احمدی ساکن: چناچنہ کنٹا محبوب نگر نلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15نومبر 2024ءوصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/80,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ بشارت احمد   العبد : عمران احمد   گواہ : عبدالقادر شمس

مسل نمبر12113: میں عارفہ بشیرہ سلطانہ زوجہ مکرم عمران احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 19 اپریل 1997 پیدائشی احمدی ساکن: چناچنٹہ کنٹا محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 نومبر 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: آٹھ تولہ 22 کیریٹ۔زیور نقرئی: 20 تولہ۔حق مہر: -/55,000روپے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ بشارت احمد   الامۃ : عارفہ بشیرہ سلطانہ   گواہ : عبدالقادر شمس

مسل نمبر12114: میں امۃ اللطیف زوجہ مکرم ڈاکٹر سید وسیم احمد شاہ سیفی صاحب قوم احمدی مسلمان پنشنر تاریخ پیدائش 10 مارچ 1961 پیدائشی احمدی ساکن: ہاؤس نمبر 82 الفاروق کالونی راولپورہ سانت نگر سری نگر صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 نومبر 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔(1) تیس مرلہ زمین ننگل باغبانہ قادیان (2) زیور طلائی: (7.25) تولہ 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/22,000روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ڈاکٹر سید وسیم احمد شاہ سیفی   الامۃ : امۃ اللطیف   گواہ : مولوی ظہور احمد خان

مسل نمبر12115: میں محمد نثار احمد ولد مکرم غلام محمد احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش: 7 جولائی 1976 پیدائشی احمدی ساکن: بی ڈی ورکر کالونی کاماریڈی تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 مئی 2023وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : آصف احمد خادم   العبد : محمد نثار احمد   گواہ : حمید اللہ حسن

مسل نمبر12116: میں Baraa ولد مکرم رشاد اودے صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 19 اکتوبر 2000 پیدائشی احمدی ساکن: Raanan 81, Kababir Haifa اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 اپریل 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,500 شیقل ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد   العبد : Baraa   گواہ : راشد اودے

مسل نمبر12117: میں Raed ولد مکرم Hahed Zahdeh صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ الیکٹریشن تاریخ پیدائش: 17 اگست 1981 تاریخ بیعت 2008 ساکن: Kaberem35 کبابیر حیفا اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 نومبر 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از الیکٹریشن ماہوار -/10,000 اسرائیلی شیقل ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد   العبد : Raed   گواہ : شمع الدین

مسل نمبر12118: میں ابیر زوجہ مکرم ابراہیم شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5 جولائی 1976 تاریخ بیعت 11 دسمبر 1917 ساکن رونان کبابیر حیفا اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جنوری 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک عدد چین، تین بریسلٹ، ایک عدد رنگ، دو جوڑی کان کی بالی تمام زیورات 18 کیریٹ۔حق مہر NIS-/7,500-7۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 اسرائیلی شیقل ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

(سطر میں: 6000NIS)

گواہ : شمس الدین   الامۃ : ابیر   گواہ : محمد شریف

مسل نمبر12119: میں ابیر بنت مکرم عابد الحکیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 2 اکتوبر 2003 پیدائشی احمدی ساکن: اسرائیل حیفا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 نومبر 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: دو جوڑی کان کی بالیاں، دو بریسلٹ (وزن 15 گرام) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5,000 اسرائیلی شیقل ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد   الامۃ : ابیر   گواہ : عابد الحکیم

مسل نمبر12120: میں Yazan ولد مکرم Rabea Odeh صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 3 مارچ 2002ء پیدائشی احمدی ساکن: کبابیر حیفا اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 مارچ 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5,000 اسرائیلی شیقل ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : Rabea   العبد : Yazan   گواہ : راشد

مسل نمبر12121: میں طٰہٰ ولد مکرم ابراہیم شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ویٹر تاریخ پیدائش 18 اکتوبر 1999ء تاریخ بیعت 2022ء ساکن: کبابیر حیفا اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 نومبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار -/2,500 اسرائیلی شیقل ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 23 - January - 2025 Issue. 04

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

سریہ عبداللہ بن رواحہ بطرف اُسَیر بن رِزام اور سریہ عمرو بن اُمیہ ضمری کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 رجنوری 2025ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن سرایا کا ذکر ہوگا، اِن میں سے ایک سریہ عبداللہ بن رواحہ بطرف اُسَیر بن رِزام ہے۔ یہ سریّہ شوال چھ ہجری میں اُسَیر یا یُسیر بن رِزام کی طرف خیبر میں ہوا۔ اِس کی تفصیل میں بیان ہوا ہے کہ جب ابو رافع سلام بن ابی الحقیق کو قتل کیا گیا تو یہودیوں نے اُسَیر بن رِزام کو اپنا امیر مقرر کیا۔ وہ یہود میں کھڑا ہو کر خطاب کرنے لگا کہ اللہ کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جب بھی یہود میں کسی طرف چلے یا اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو بھیجا، تو جس بات کا ارادہ کیا اُس میں کامیاب ہوگئے۔ لیکن مَیں وہ کام کروں گا جو میرے ساتھیوں میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کیا یہود نے پوچھا کہ تمہارا کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ وہ کہنے لگا کہ مَیں قبیلہ غطفان کی طرف جاتا ہوں اور اُن کو اکٹھا کرتا ہوں اور ہم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی طرف چل کر اُن کے گھر میں گھس جائیں گے، جب بھی کوئی اپنے دشمن کے گھر میں آکر حملہ کرتا ہے تو وہ اپنے مقصد میں کسی حدّ تک کامیاب ہو ہی جاتا ہے۔ تو یہود نے کہا کہ تمہارا خیال بہت اچھا ہے۔ چنانچہ وہ غطفان اور دیگر قبائل کی طرف چلا گیا اور اُن کو رسول اللہؐ کے خلاف جنگ کرنے کے لیے اکٹھا کرنے لگا۔

اِس کی تفصیل میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ کو اِن حالات سے اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فوراً اپنے ایک انصاری صحابی عبداللہ بن رواحہؓ کو تین دوسرے صحابیوں کی معیّت میں خیبر کی طرف روانہ فرمایا اور اُنہیں تاکید فرمائی کہ خفیہ خفیہ جائیں اور سارے حالات معلوم کر کے جلد تر واپس آجائیں۔ چنانچہ عبداللہ بن رواحہؓ اور اُن کے ساتھی گئے اور خفیہ خفیہ تمام حالات اور کوائف کا پتا لے کر اور یہ تصدیق کر کے کہ یہ خبریں درست ہیں واپس آگئے بلکہ عبداللہ بن رواحہؓ اور ان کے ساتھیوں نے ایسی ہوشیاری سے کام لیا کہ خیبر کے قلعوں کے آس پاس گھوم کر اور اُسَیر بن رِزام کی مجلس گاہوں کے پاس پہنچ کر خود اُسیر اور اُس کے ساتھیوں کی زبانی یہ سن لیا کہ وہ آنحضرتؐ کے خلاف یہ یہ تدبیریں کر رہے ہیں۔

اِنہی دنوں میں ایک غیر مسلم شخص خارجہ بن حُسَیل اتفاقاً خیبر کی طرف سے مدینہ میں آیا اور اُس نے بھی عبداللہ بن رواحہؓ کی تصدیق کی۔ اِس تصدیق کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہؓ کی امارت میں تیس صحابہؓ کی ایک پارٹی خیبر کی طرف روانہ فرمائی۔ اِس گفت و شنید سے جو خیبر میں عبداللہ بن رواحہؓ اور اُسَیر بن رِزام میں ہوئی، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء یہ تھا کہ اُسیر کو مدینہ میں بلا کر اس کے ساتھ کوئی ایسا سمجھوتہ کیا جائے جس سے اِس فتنہ انگیزی کا سلسلہ رک جائے اور ملک میں امن و امان کی صورت پیدا ہو۔ اِس خواہش میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِس حد تک تیار تھے کہ اگر اُسیر کو خیبر کے علاقے کا امیر تک تسلیم کرنا پڑے تو تسلیم کر لیا جائے۔

اُسیر کو جو سخت جاہ طلب تھا یا یہ بھی ممکن ہے کہ اُس کے دل میں کوئی اور نیّت مخفی ہو یہ تجویز پسند آئی اور کم از کم اس نے یہ ظاہر کیا کہ مجھے یہ تجویز پسند ہے۔ الغرض اُسیر عبداللہ بن رواحہ کی پارٹی کے ساتھ مدینہ چلنے کے لیے تیار ہو گیا اور عبداللہ بن رواحہؓ کی طرح خود اُس نے بھی تیس یہودی اپنے ساتھ لے لیے۔ جب یہ دونوں پارٹیاں خیبر سے نکل کر ایک مقام قرقرہ میں پہنچیں، جو خیبر سے چھ میل کے فاصلے پر تھا، تو اُسیر کی نیّت بدل گئی یا اگر اُس کی نیّت پہلے سے خراب تھی تو یوں سمجھنا چاہیے کہ اُس کے اظہار کا وقت آگیا۔ چنانچہ اِسی جگہ عین راستہ میں مسلمانوں اور یہودیوں میں تلوار چل گئی۔ اور گو دونوں پارٹیاں تعداد میں برابر تھیں اور یہودی لوگ پہلے سے ذہنی طور پر تیار تھے اور مسلمان بالکل بے ارادہ تھے مگر خدا کا ایسا فضل ہوا کہ بعض مسلمان زخمی تو بیشک ہوئے مگر اُن میں سے کسی جان کا نقصان نہیں ہوا لیکن دوسری طرف سارے یہودی اپنی غدّاری کا مزا چکھتے ہوئے خاک میں مل گئے۔

جب صحابہؓ کی یہ پارٹی مدینہ میں واپس پہنچی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حالات سے اطلاع ہوئی تو آپؐ نے مسلمانوں کے صحیح سلامت بچ جانے پر خدا کا شکر کیا اور فرمایا کہ قَدۡ نَجَّاكُمُ اللّٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ شکر کرو کہ خدا نے تمہیں اِس ظالم پارٹی سے نجات دی۔ اِس واقعہ کے متعلق بعض مسیحی مؤرّخین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ گویا عبداللہ بن رواحہؓ کی پارٹی اُسیر وغیرہ کو خیبر سے اِسی نیّت سے نکال کر لائی تھی کہ رستہ میں موقع پا کر اُنہیں قتل کر دیا جائے مگر جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ تاریخ میں اِس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ مسلمان اِس نیّت سے وہاں گئے تھے بلکہ غور کیا جاوے تو قطعِ نظر دوسرے شواہد کے صرف عبداللہ بن اُنیسؓ کے یہ الفاظ ہی کہ اَے دشمن خدا! کیا غداری کی نیّت ہے؟ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ کہ شکر کرو کہ خدا نے تمہیں اِس ظالم پارٹی سے نجات دی اِس بات کے ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ مسلمانوں کی نیّت بالکل صاف اور پُرامن تھی۔

پھر ہے سریہ عمرو بن اُمیہ ضمری یہ ابوسفیان کی طرف گیا تھا۔ ابنِ ہشّام، ابنِ کثیر اور طبری وغیرہ نے اِس سریّہ کو چار ہجری کے ضمن میں واقعۂ رجیع کے بعد بیان کیا ہے، لیکن ابنِ سعد اور زرقانی نے اِس سریّہ کو چھ ہجری کے سرایا کے ذیل میں بیان کیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی سیرت خاتم النبیینؐ میں اِس سریّہ کو چھ ہجری میں بیان کیا ہے۔ اِس سریّہ کی تفصیل یوں ہے کہ ابوسفیان نے قریش کے چند آدمیوں کو کہا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اچانک قتل کر دے۔ جب وہ بازاروں میں چلتے پھرتے ہوں۔ چنانچہ ابوسفیان کے پاس بادیہ نشینوں میں سے ایک آدمی اِن کے گھر آیا اور کہا اگر تُو میری مدد کرے تو مَیں اِن کی طرف جاؤں گا یہاں تک کہ اچانک محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر حملہ کر دُوں۔ اور میرے پاس ایک خنجر ہے جو گدھ کے پَر کی طرح ہے۔ اُس سے مَیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر حملہ کروں گا۔ پھر مَیں کسی قافلے میں مل جاؤں گا اور بھاگ کر اِس قوم سے آگے بڑھ جاؤں گا کیونکہ راستے کا مَیں بہت ماہر ہوں۔

چنانچہ ابوسفیان نے اِس کو اونٹ اور زادِ راہ دیا وہ رات کو نکلا اور پھر مدینہ پہنچ کر اور رسول اللہؐ کے بارے میں پوچھنے لگا۔ یہاں تک کہ اُسے آپؐ کے متعلق بتایا گیا، تو اُس نے اپنی سواری کو باندھا، پھر آپؐ کی طرف آیا اور آپؐ بنو عبدالاشہل کی مسجد میں تھے۔ جب نبی کریمؐ نے اِس کو دیکھا تو فرمایا کہ یقیناً اِس آدمی کا دھوکا دینے کا ارادہ ہے اور اللہ تعالیٰ اِس کے اور اِس کے ارادہ کے درمیان حائل ہے۔

چنانچہ وہ آپؐ پر حملہ کرنے کے لیے چلا تو اُسَید بن حُضَیر نے اِس کو اِس کی چادر کے اندر والے کنارے کی طرف سے پکڑ کر کھینچا، تو اچانک اُس کے ہاتھ سے خنجر گر پڑا اَور وہ پکارنے لگا کہ میرا خون میرا خون! یعنی میری جان بخشی کر دو۔ حضرت اُسَید نے اُس کو گردن سے پکڑا پھر چھوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے فرمایا کہ مجھے سچ سچ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اُس نے کہا کہ مَیں اَمان طلب کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں! ٹھیک ہے۔ اِس نے اپنا کام اور جو کچھ ابوسفیان نے اِس کے لیے مقرر کیا، بتایا، تو آپؐ نے اُس کو چھوڑ دیا۔ اور اِس شفقت پر وہ مسلمان ہو گیا۔

ابوسفیان کی اِس خونی سازش نے اِس بات کو آگے سے بھی زیادہ ضروری کر دیا کہ مکّہ والوں کے ارادے اور نیّت سے آگاہی رکھی جائے۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے دو صحابہؓ عَمرو بن اُمَیَّہ ضَمرِی اور سلمہ بن اسلم کو مکّہ کی طرف روانہ فرمایا اور ابوسفیان کی اِس سازشِ قتل اور اِس کی سابقہ خون آشام کارروائیوں کو دیکھتے ہوئے اُنہیں اجازت دی کہ اگر موقع پائیں تو بیشک اسلام کے اِس حربی دشمن کا خاتمہ کر دیں۔ مگر جب اُمیہ اور اِن کا ساتھی مکّہ میں پہنچے تو قریش ہوشیار ہو گئے اور یہ دو صحابی اپنی جان بچا کر مدینہ کی طرف واپس لَوٹ آئے۔ راستہ میں اُنہیں قریش کے دو جاسوس مل گئے، جنہیں رؤسائے قریش نے مسلمانوں کی حرکات و سکنات کا پتا لینے اور آنحضرتؐ کے حالات کا علم حاصل کرنے کے لیے بھیجا تھا اور کوئی تعجّب نہیں کہ یہ تدبیر بھی قریش کی کسی اور خونی سازش کا پیش خیمہ ہو۔ مگر خدا کا فضل ہوا کہ اُمیہ اور سلمہ کو اِن کی جاسوسی کا پتا چل گیا، جس پر انہوں نے اِن جاسوسوں پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ اِس لڑائی میں ایک جاسوس تو مارا گیا اور دوسرے کو قید کر کے وہ اپنے ساتھ مدینہ میں واپس لے آئے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ باقی ان شاء اللہ آئندہ!

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پاکستان نیز فلسطین کے لیے دعا کی تحریک فرمائی۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شیخ مبارک احمد صاحب (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)، محمد منیر ادلبی صاحب آف قطر، مکرم عبد الباری طارق صاحب (انچارج کمپیوٹر سیکشن وقف جدید ربوہ) کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad